

عبد السلام اعظمی

مزارات پر
عورتوں کی
حاضری

مجددِ برحقہ اعلیٰ حضرت
امام احمد رضا خاں فاضل بریلوی

ادارۃ تصنیفاتِ امام احمد رضا کراچی

جلالتورفتی نہج النساء عن زیارت القبر
 (المعروف)

مزارات پر عورتوں کی حاضری

مُصَنَّفٌ
 علختراہم احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ

ترجمہ و تحشیہ
 مولانا محمد احمد اعظمی مصباحی

ناشر
 ضیاء الدین پبلیکیشنز

جی کے ۴/۱۷، نزد شہید مسجد کھارادر، کراچی نمبر ۲
 فون نمبر: ۲۰۱۸۲۳

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

نام کتاب _____ مزارات پر عورتوں کی حافی

مصنف _____ اعلیٰ حضرت بریلوی رحمۃ اللہ علیہ

ناشر _____ ضیاء الدین پبلیکیشنز کراچی

قیمت _____

ملنے کا پتہ :-

ضیاء الدین پبلیکیشنز

نزد شہید مسجد جی، کے ۴/۱۷، کھارادر کراچی ۲

فہرست

نمبر شمار	مضمون	صفحہ نمبر
۱	اعلیٰ حضرت کی فقیہانہ شان	۵
۲	حرف آغاز	۱۶
۳	قدیم علماء کی طرف سے عورتوں کے لئے زیارتِ قبور کی ممانعت	۲۵
۴	حضورِ اکرم کی طرف سے عورتوں کو نماز عید پڑھنے کا حکم	۲۶
۵	حضور کا حکم عورتوں کو مسجد سے نہ روکو	۲۷
۶	محفل و غلط اور جماعت میں عورتوں کی شرکت ناجائز ہے	۲۷
۷	حضرت عائشہ اور تابعین کی طرف سے ممانعت	۲۹
۸	حضرت عمر کی طرف سے ممانعت	۳۰
۹	جوان و بوڑھی عورتوں کے لئے جماعت میں شرکت سے ممانعت	۳۱
۱۰	عبداللہ ابن عمرؓ کا کنہ کیریاں مار کر عورتوں کو مسجد سے نکالنا	۳۱
۱۱	خرابی کے اسباب کو دور کرنا اہم ہے	۳۳
۱۲	اپنے نفس پر اعتماد کرنے والا احمق ہے	۳۵
۱۳	نیک و بد میں فرق مشکل ہے	۳۷
۱۴	عورتوں کے لئے زیارتِ قبور کی ممانعت	۳۸

نمبر شمار	مضمون	صفحہ نمبر
۱۵	نماز کے لئے عورتوں کا نکلنا مکروہ ہے	۳۹
۱۶	فقد کا حکم غالب کے اعتبار پر ہوتا ہے	۴۲
۱۷	حنفی علماء نے حکم مطلق رکھا ہے	۴۵
۱۸	عورتوں کے لئے جماعت میں شمولیت مکروہ ہے	۴۵
۱۹	عورتوں کے لئے زیارت قبور کی ممانعت عام ہے	۴۶
۲۰	زیارت قبور کی عورتوں کو اُس وقت اجازت تھی جب مسجد میں جانا مباح تھا۔	۴۸
۲۱	قبور پر جانے والی عورتیں مستحق لعنت ہیں	۵۰
۲۲	حضرت زبیرؓ نے اپنی زوجہ کو مسجد جانے سے روک دیا	۵۱
۲۳	یہ ممانعت رفع شر کے لئے ہے	۵۳
۲۴	عورت کی جماعت میں شہ کثرت منع ہے۔	۵۴
۲۵	زیارت قبور عورتوں کے لئے حرام ہے	۵۵
۲۶	شہود بہت پسند مقامات پر جانے کے لئے عورت کو اجازت ہے	۵۶
۲۷	محض زیارت قبر اور زیارت قبور کے لئے نکلنے میں فوق	۵۸
۲۸	عورتوں کا زیارت قبور کے لئے جانا مکروہ تحریمی ہے	۶۰
۲۹	جنازے میں شرکت کی ممانعت	۶۱
۳۰	زیارت قبر سے منع کرنے اور منع نہ کرنے میں تطبیق	۶۲
۳۱	السد کی طرف بلانے والا نہ صرف مرد ہی ہو سکتا ہے۔	۶۳

اعلیٰ حضرت کی فقیہانہ شان

از: رشحاتِ قلم، علامہ محمد اعظم سعیدی

جس وقت مجھے یہ کام سونپا کہ میں ”جمل النور فی مہنی النساء عن زیارۃ القبور“ پر ابتدائیہ لکھوں تو اس وقت میں اپنی ایک کتاب کی دیکھ بھال میں مصروف تھا۔ مگر ادھر سے یہ اصرار بھی تھا کہ یہ ابتدائیہ تحریر کر کے دوسرے دن واپس کر دوں۔ جب کہ اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ کی کسی تحریر پر ابتدائیہ لکھنا جوئے شیر لانے کے مترادف ہے۔ اعلیٰ حضرت کی درجن بھر کتابوں کے نئے ایڈیشن چونکہ فقیر کی دیکھ بھال میں نکلے ہیں اس لئے مجھے آپ کے قلم اور تحقیق کے رنگ سے کچھ واقفیت حاصل ہو گئی تھی۔ پھر بھی آپ کی فی البدیہہ تحریر پر سوچ سمجھ کر لکھنا اور وہ بھی مجھ جیسے بے علم کے قلم سے..... بہر حال دو دن کی مہلت طلب کی اور تیسرے دن ابتدائیہ لکھ کر دینے کا وعدہ کیا مگر بقول خواجہ غلام فرید علیہ الرحمۃ:- ”تمھیںسی اوہا جیرھی رب گینٹریں“

ابتدائیہ کا مسودہ اور چند دیگر قیمتی کاغذات قلمی مسودے گاڑی سے کہیں گر گئے میرے اندر خامی یہ ہے کہ میرا دف اور فیئر ایک ہی ہوتا ہے بسودات کی گمشدگی پر ذہنی طور پر بہت پریشان ہوا اور قلبی ملال بھی ہوا۔ اب یہ ابتدائیہ دوبارہ قلم برداشتہ لکھ رہا ہوں۔ یعنی بہت عجلت میں اور مجھے تسلیم ہے کہ میں ابتدائیہ لکھنے کا حق ادا نہیں کر سکا۔ اس کی وجہ صرف اور صرف قلتِ وقت اور تقاضائے بروقت ہے۔

اعلیٰ حضرت مولانا شاہ احمد رضا خان فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کی فقیہانہ شان مسلم ہے اور اس میں مجددانہ اور محققانہ رنگ واضح اور عیاں ہے۔ فقیہ ہیں ایک خوبی یہ ہوتی ہے کہ وہ نفس مسئلہ میں تشریح و توضیح اور تحقیق کے ہر زاویہ کو زیر نظر رکھتے ہیں۔ نیز مسئلہ کے شرح و بسط کے بیان میں اس کے معاشرتی حسن و قبح کو بھی مد نظر رکھتے ہیں۔ جب کہ مفتی اس کے برعکس صرف نفس مسئلہ کی توضیح کرتا ہے۔

فقہ میں خصوصاً اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ کے تجربہ علمی کے تو اخیار بھی قائل ہیں لیکن بعض باتیں ایسی ہیں کہ جنہیں عاقبت اندیش یاروں اور اخیاروں نے مل کر اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی کے کھاتے میں ڈال دی ہیں۔ جبکہ آپ ان باتوں کے اتنے ہی سخت مخالف تھے جتنے کہ اخیار کے تصور میں بھی نہ تھا بہت سی بدعات اور امور ایسے ہیں کہ جن کو اعدائے اعلیٰ حضرت سے منسوب کر دیا اور اس کی آڑ لے کر اہل سنت کو طعن و تشنیع کا نشانہ بنایا گیا۔ حالانکہ وہ امور اہل سنت کے معمول نہ تھے۔ صرف جہلاء کی خرافات تھے یا ان کی طغی غصیدت کے منتہا تھے۔

اس سلسلے میں شیدائیان اعلیٰ حضرت سوچ رہے تھے کہ اب کیا کیا جائے اور ان الزامات کا نہ توڑ جواب کس طرح دیا جائے؟ کیونکہ اخیار تو بدعات و منکرات کے تیر اپنے ترکش سے نکال کر مشق تیر زنی ہم پر کہہ رہے ہیں۔ حالانکہ اہل سنت ان بدعات کے مجرم نہیں بلکہ صرف ملزم ہیں۔ اور الزام بھی ایسا کہ جس سے اہل سنت کا دامن بالکل منترہ ہے۔ اسی اثناء میں ہندوستان کے سرورجی بہ مولانا یسین اختر مصباحی نے کمر ہمت کسی اور اعلیٰ حضرت اور بدعات و منکرات "نکدہ کراہت" کے یٹے بدعت کی انگشت نمائی کرنے والوں کی انگشت زنی کر دی اور انہیں یہ سوچنے پر مجبور کر دیا کہ بدعات و منکرات کے متعلق جب مولانا احمد رضا خان کے نظریات سامنے آچکے ہیں تو کیا اب بھی ہم ان پر بدعتی ہونیکا الزام چسپاں کر سکتے ہیں؟

یہ لوگ (اغیار) ابھی فکر و مخمصہ میں غلطاں تھے کہ بہاول پور کے جوان فکر و
جوان ہمت نوجوان محقق صاحبزادہ محمد فاروق القادری ایم اے گولڈ میڈلسٹ و
سجادہ نشین گڑھی شریف کی تصنیف بطیف اعلیٰ حضرت اور امور بدعات
منظر عام پر آگئی جس سے طعن و تشنیع کرنے والوں کی زبانیں گنگ ہو گئیں۔
اور جو بدعات و منکرات اعلیٰ حضرت کی طرف منسوب کر کے اہل سنت پر زبان طعن و راز
کرتے تھے وہ ورطہ حیرت میں بے گیس جھانکنے لگے اور ان کے بڑے بڑے نامور
جغادری اپنی نجی محفلوں میں یہ کہتے سُنے گئے کہ مولانا احمد رضا خاں تو امور بدعات و
منکرات کے اتنے سخت مخالف نکلے کہ ہمارے بڑے بھی بعض بدعات سے متعلق
اتنی سختی کے قائل نہ تھے۔ جبکہ اعلیٰ حضرت نے بہت پہلے اس کے خلاف فتویٰ
صادر فرما دیا تھا جو کہ ۱۳۳۸ھ میں تحفہ حنفیہ کے کسی شمارے میں چھپ چکا تھا۔
زیر نظر کتاب "جمل النور فی نہی النساء عن زیارت القبور" جو کہ عورتوں کے
لیئے زیارت قبور کے عدم جواز میں ہے، یہ دراصل اعلیٰ حضرت کے دو فتوے ہیں
پہلا چند سطری فتویٰ تو بہ حیثیت مفتی کے عطا فرما دیا جس میں صرف نفسِ مسئلہ کی
حقیقت کو نہایت ہی اختصار کے ساتھ آشکار کیا گیا ہے مگر جب اس پر کچھ
کلام کر کے مزید تشریح طلب کی گئی تو پھر آپ نے اس پر بہ حیثیت مفتی کے نہیں
بلکہ بحیثیت فقیہ کے کلام فرمایا اور اس کی تمام جزئیات و ظہور پذیر ہونے والے
مفسادات پر سیر حاصل گفت گو فرمائی۔

زیارت قبور کے لیئے عورتوں کے جانے کے جواز میں اگرچہ
کافی شواہد و دلائل موجود ہیں اور بعض بلکہ بیشتر متقدمین و متاخرین نے بعض
احادیث و اقوال و آثارِ صحابہؓ سے بھی استفادہ کیا ہے اور حصولِ برکت کے لیئے
مزاراتِ صالحین پر عورتوں کو جانے کی رخصت دی ہے مثلاً ام المومنین حضرت

بی بی عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی روضہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم پر حاضری پھر سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ پہلوئے نبوی میں مدفون ہوئے تو بھی بی بی عائشہ صدیقہ بغیر کسی حجاب و پردہ کے تشریف لیجاتی تھیں۔ مگر جب حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ روضہ اقدس میں مدفون ہوئے تو پھر ام المومنین بی بی عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا چادر اوڑھ کر قبر انور کی زیارت کے لیے جاتی تھیں۔

اسی طرح کشف بردوسی میں یہ روایت بھی موجود ہے کہ ام المومنین بی بی عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ انور کی زیارت تو ہر وقت کرتی تھیں لیکن جس وقت آپ حج پر تشریف لیجاتی تھیں تو اٹناٹے سفر راستے میں جب وہ مقام آتا جہاں آپ کے بھائی حضرت عبدالرحمن بن ابی بکر رضی اللہ عنہما مدفون ہیں تو آپ اپنے بھائی کی قبر تشریف پر تشریف لیجاتی تھیں نیز شکوہ شریف کی حدیث سے بی بی عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ہمیں سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا تھا کہ جب تم زیارتِ قبور کے لیے قبرستان میں جاؤ تو پہلے اہل قبور کو سلام کیا کرو۔ اس کے علاوہ بھی عورت کے قبرستان یا مساجد میں جانے کے اور بھی بہت سے شواہد ہیں مشہور صحابیہ حضرت عاتکہ رضی اللہ عنہا نے جب امیر المومنین حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ سے نکاح کیا تھا تو حضرت عاتکہ رضی اللہ عنہا نے نکاح سے پہلے یہ بشرط رکھی تھی کہ آپ مجھے مسجد میں جانے سے منع نہیں فرمائیں گے۔

نیز سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے مساجد میں صفوف نماز کی قطاریں عورت کو بے میں رکھا ہے۔ فرمایا خیر الصوف النساء اخرھا وشرھا اولھا مطلب یہ کہ عورتوں کی آخری صف تو خیر ہے مگر ان کی پہلی صف شر ہی شر ہے۔ اگرچہ فاروقی دور میں عورتوں کے مسجد میں داخلے پر سختی برتی گئی ہے۔ لیکن امام اعظم

ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کے نزدیک فجر، مغرب اور عشاء کی نمازوں کیلئے عورتوں کو مسجد میں آنے کی اجازت ہے۔ اسی طرح مسلم شریف و بخاری میں حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ہمیں جنازوں کے پیچھے پیچھے جانے سے منع فرمایا گیا تھا۔ مگر یہ بنی قطع نہیں تھی۔

عورتوں کے مساجد میں آنے یا آنے کا مسئلہ اگرچہ زیارت قبور سے غیر متعلق ہے مگر اس کتاب کے مطالعہ سے آپ کو معلوم ہو گا کہ اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ نے ان ہر دو معاملات کو باہم مربوط کیا ہے اور ایک شق کو دوسری جہت کیلئے بطور استناد کے استعمال فرمایا ہے۔

زیارت قبور کے لئے عورتوں کی رخصت پر شواہد کے سلسلے میں مختصر سی تفصیل یہ ہے کہ صحیح مسلم شریف میں بروایت حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما ایک ایسی سند موجود ہے کہ جس سے زیارت قبور کے لئے عورتوں کے جانے کا جواز ملتا ہے۔

عبدالرزاق اور امام احمد بن حنبل نے اپنی اپنی مسانید میں اس روایت کو عبداللہ ابن عمر کے بجائے خود حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ نیز صحیح مسلم کی ایک اور روایت بھی اسی طرح کی ہے جس کی تشریح میں امام نووی علیہ الرحمۃ نے بڑی فراخ دلی سے فرمایا ہے کہ یہ روایت اس بات کا ثبوت بہم پہنچاتی ہے کہ عورتیں مزارات کی زیارت اور حصول برکت کے لئے جاسکتی ہیں۔ زیارت قبور کے لئے عورتوں کے جواز میں ۹ شہادتیں پیچھے گزر چکی ہیں۔ (۱۰) اسی طرح صحیح بخاری میں بھی ایک ایسی ہی روایت موجود ہے اور صاحب فتح الباری شارح بخاری نے اپنی تشریح میں اسی حدیث سے عورتوں کے لئے مزارات پر حاضری دینے کو جائز قرار دیا ہے۔ (۱۱) اور صحیحین یعنی مسلم و بخاری میں حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا سے مروی عورتوں کی زیارت قبور سے متعلق حدیث کو بطور استشہاد کے نقل فرمایا ہے۔

و ائمہ عظام اس امر پر شاہد ہیں کہ ایسے امور و افعال جو شرع اسلام میں مخرج اور جائز تھے اور باعش خیر تھے مگر بعد قرن نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ان افعال سے خیر کی بجائے شرک کے زیادہ پھیلنے کا اندیشہ ہوا تو صحابہ کرام علیہم الرضوان نے ان افعال شرع سے یا تو کُلّی طور پر منع فرما دیا یا پھر اس کی ہیئت بدل دی۔ کیونکہ ان میں حصول اصلاح و خیر کا عنصر بہت کم تھا جب کہ مفسدہ بہت زیادہ تھا۔

مثلاً زمانہ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں عورتوں کا مساجد میں جانا درست تھا۔ عجمت کے ساتھ پانچ وقتہ نماز ادا کرنے کا انہیں بھی حکم تھا۔ بلکہ ایک وقت تو یہ شاہد بھی ہوا کہ مسجد نبوی شریف میں مردوں کے ساتھ ساتھ جماعت میں ایک سو ستر عورتیں بھی شریک شامل تھیں۔ اسکی تفصیل اسی کتاب میں دیکھی جاسکتی ہے۔ بنی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے مقدس دوہ میں عورتوں کی جماعت میں حاضری کو نہ تو برا فرمایا اور نہ ہی کبھی منع فرمایا۔ دور خلافت میں بھی اسی طرح عمل رہا۔ لیکن حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور میں کچھ حالات تبدیل ہو گئے تو آپ کی دور بین و دور اندیش نگاہوں نے دیکھا کہ عورتوں کا گھر سے نکلنا حصول خیر کے لئے، اس میں اکتساب خیر کم ہے جبکہ شرفروں تر ہے اور آپ نے پردے کی پابندی بلکہ چہار دیواری میں بند رہنے کا سختی سے حکم فرما دیا۔ پھر ایک مرحلہ ایسا بھی آیا کہ عورتوں کو گھر سے نکلنے اور پانچ وقتہ نماز کی جماعتوں میں شرکت سے منع فرما دیا۔ پھر آپ کے نامور فرزند ارجمند حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کا عمل اس سے بھی زیادہ پر شاہد ہے۔ حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما کے متعلق حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہما کا قول ہے جسے عینی نے جلد ۲ میں اس طرح نقل کیا ہے: وقال ابن مسعود..... وكان ابن عمر رضي الله عنهما يقول يحصب النساء يوم الجمعة يخرجهن من المسجد..... وكان ابراهيم النخعي التابعي يمنع نساء الجمعة والجماعة، جس کا مفہوم یہ ہے

کہ حضرت عیدہ رحمہ اللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما جمعہ کے دن گھر سے ہو کر عورتوں کو کنکریاں مارے تھے اور ان کو مسجد سے باہر نکالتے تھے۔ اسی طرح حضرت ابراہیم نخعی رضی اللہ عنہ نے یہ کہ مشہور ہے، بھی اور اپنے دور کے نامور فقیہ تھے۔ اپنے گھر کی خواتین کو جمعہ و عیدین کے لئے نہ جانے دیتے تھے اور یہی پانچ وقتہ نماز کی جماعت میں شرکت کی اجازت دیتے تھے۔ ابراہیم نخعی امام اعظم ابو حنیفہ کے استاد الاستاذ ہیں۔

سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی حیاتِ طیبہ میں عید میں نماز جمعہ اور عیدین با جماعت پڑھتی تھیں۔ نیز بسا اوقات تو نماز جنازہ جو کہ فرض کفایہ ہے اس کی جماعت میں بھی شرکت فرماتی تھیں اور جب جنازہ اٹھتا تو چھپے چھپے عورتیں چلتی تھیں اگرچہ بعد میں حیاتِ نبوی میں ہی جنازہ کے ساتھ عورتوں کے جانے کو منع کر دیا گیا تھا مگر نماز میں شرکت کی اجازت تھی اور جمعہ و عیدین کی جماعتوں میں بصرف شمولیت کی اجازت ہی نہ تھی۔ بلکہ بالفاظِ مولانا احمد رضا خاں فاضل بریلوی حفظہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بناءً کو عیدین با جماعت ادا کرنے کی سخت تاکید فرمائی تھی۔ صحیح مسلم شریف و بخاری میں حضرت امام عطاء رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی یہ روایت اسی زیرِ نظر کتاب میں موجود ہے۔ امرئ ان فخرج الحيض يوم العيد ذوات الخدوف يشهدن جماعة المسلمين ودعوتهم وتعتزل الحيض عن مصلاتهم قالت امرأة يارسول الله... احدا ناليس لها جلباب قال لتبسها صاحبها من جلبابها، ام عطية رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حکم صادر فرمایا تھا کہ عیدین کے روز ہم مستحاضہ عورتوں کو بھی نماز عید کی با جماعت ادائیگی کے لئے گھروں سے نکالیں اور پردہ دار خواتین کو بھی نکالیں تاکہ وہ مسلمانوں کی جماعت اور ان کی دعائیں شامل و نامتوز ہوں۔ جب کہ مستحاضہ عورتیں جائے نماز "عید گاہ" کے

پاس یعنی کنار سے کنار سے رہیں۔ دریں اثناء ایک عورت نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہم میں سے کچھ عورتیں ایسی بھی ہیں کہ جن کے پاس اوڑھنے کو چادر نہیں ہے۔ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ساتھ والی اپنی چادر کا ایک حصہ اس کو اوڑھا دے۔

اسی طرح صحیح بخاری شریف کتاب الجمعہ میں حضرت عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی یہ قول رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم بھی ہے: لا تمنعوا إماء الله مساجد الله کہ اللہ تعالیٰ کی بندگیوں کو مسجد میں آنے سے نہ روکو۔

اسلاف متقدمین و متاخرین نے ان شواہد ہی سے یہ استناد فرمایا ہے کہ جب عورت مسجد میں پانچ وقتہ نماز باجماعت کی ادائیگی کے علاوہ جمعہ و عیدین کے لئے بھی جاسکتی ہیں تو پھر زیارت قبور صالحین کے لئے بھی انہیں جانے کی اجازت حاصل ہوتی چاہیئے اور قبور صالحین سے استفادہ برکت سے ان کیلئے کوئی امر مانع نہیں ہونا چاہیئے۔ بالفاظ سہل انہیں مزارات پر جانے کی نصرت ہوئی چاہیئے۔ مگر اعلیٰ حضرت مولانا احمد رضا خان فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے مزارات پر عورتوں کی حاضری کو ممنوع فرمادیا ہے اور اپنے اس موقف و نظریہ کو بھی ان ہی اسلاف، صحابہ کرام، تابعین، تبع تابعین اور محدثین و فقہاء عظام کے اقوال و افکار اور آثار سے ثابت فرمایا ہے کہ بے شک زمانہ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں عورتوں کے لئے مزارات پر جانے کی رخصت تھی اور صدیقی دور خلافت میں بھی اس پر عمل کیا گیا۔ مگر اس دور میں بھی ایسے شواہد ملتے ہیں کہ منسودہ اور شرکے پھیلنے پھولنے کے پیش نظر بعض مواقع پر منع فرمادیا گیا ہے۔ جیسا کہ جنازے میں شرکت کی نہی اور حضرت عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ

تعالیٰ عنہا کا فعل پیچھے گزر چکا ہے۔ اسی طرح حضرت ابراہیم خلیلیؑ کا اپنے اہل خانہ
نوائین کی نسبت سے متعلق عینی کی عبارت گزر چکی ہے۔

پھر امام المومنین بی؟ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا یہ فرمان ملاحظہ ہو تو آپ
نے اپنے دور کی عورتوں سے متعلق فرمایا تھا جس کو بھی عین کے علاوہ الوداؤں نے
بھی اپنی سن میں روایت کیا ہے۔ آپؐ فرماتی ہیں کہ عورتوں میں جو باتیں اس وقت
پیدا ہو چکی ہیں اگر سر کا بروی لاسلی اللہ علیہ وسلم ملاحظہ فرماتے تو حال آپؐ سی
طرح انہیں سمجھانے سے روک دیتے جس طرح کہ بنی اسرائیل کی عورتوں کو منع
کر دیا گیا تھا کہ وہ لبے سے محبتیں داخل نہیں ہو سکتیں

یہ تو عین فقرہ ان میں اس وقت تک تھے پھر تابعین کے دور میں بھی ائمہ و فقہاء
نے ممانعت فرمادی اور فقہاء اس پر عمل ہوا۔ چلے دو اہل عورتوں کو منع کیا گیا
تھا جب کہ جو بھی عورتوں کے لبے سے محبت تھی۔ پھر بوڑھی عورتوں کو بھی منع فرمایا
گیا۔ اسی طرح پہلے حکم تھا کہ عورتیں دن کو نہ بائیں۔ البتہ مغرب، عشاء اور فجر میں
جاسکتی ہیں۔ پھر ان ہر سہ نمازوں کے لبے سے بھی بات کہ نمازوں کے لبے سے بھی بات
پر پابندی لگا دی گئی۔ یہاں تک کہ تابعین اور ائمہ اربعہ بجز امام شافعیؒ کے
دور میں عورتوں کے لبے سے محکم ممانعت عام ہو گیا۔

خود حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے جب تک ممانعت نافذ فرمایا تو خود
نوائین حضرت بی بی صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پاس شکایت لے کر گئیں تو بی بی عائشہ
صدیقہؓ نے فرمایا: فقالت عائشہ رضی اللہ عنہا: لو علموا النبی صلی اللہ علیہ
وسلم ما علم عمر رضی اللہ عنہ ما اذن لکن فی الخروج یعنی جن باتوں
کا مشاہدہ اب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کیا ہے، اگر یہی حالت زمانہ اقدس
صلی اللہ علیہ وسلم میں نہ اسوہ جاری رہا آپؐ مشاہدہ فرماتے تو عورتوں کو خروج

الی المساجد کا کبھی حکم نہ فرماتے۔ پھر آج کے پرفتن دور میں عورتوں کی حد درجہ آزادی بے راہ روی، فریڈ شپ، گپ شنپ، بے پردگی وغیرہ شرکی نشر و اشاعت میں اہم کردار ادا کر رہی ہے۔ جتنی کہ خیر کی محفلوں میں بھی اور حصول برکت کی جگہوں پر بھی ان کے مفاسد اظہار میں اشتمل ہیں۔ ان مفاسد سے مطلع ہو کر ائمہ و فقہاء کو اہم مے زیارت قبور اور حصول فیض کے لئے خروج نساء کے مسئلے پر غور کیا تو وہ اس نتیجے پر پہنچے کہ اس سے حصول خیر و برکت اور کسب فیض تو کم ہے لیکن اس سے مفاسد بہت زیادہ بڑھ گئے ہیں۔ تو شریعت اسلامیہ کے قاعدہ کلیہ ”سلب مفسدہ کو

”جلب مصلحت“ پر تقدم حاصل ہے۔ نیز ادع المفسد اہم من جلب المصلح کہ فساد کے اسباب کو دور کرنا اچھائی کے اسباب لانے سے بہتر و اہم ہے۔“ کے مطابق عورتوں پر پابندی لگا دی کہ وہ زیارت قبور اور اس سے حصول برکت یا نماز باجماعت نیز جمعہ و عیدین کے لئے گھر سے نہ نکلیں اور زمانہ خیر میں بھی اسی پر عمل کیا گیا تھا۔ مساجد میں نماز باجماعت ادا کرنے سے انہیں روک دیا گیا تھا۔ جب زمانہ خیر میں اس پر عمل ہو چکا ہے تو آج کے زمانہ شریعتیہ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم لایا ق عام الا والذی بعدہ شومندہ بعد میں آنے والا ہر سال پہلے سے برا ہو گا۔“ کے مصداق عورتوں کے لئے مسجد میں جانا یا اکتساب فیض کے لئے صائین کی قبور پر جانا یا محض زیارت قبور کیلئے جانا کس طرح جائز ہو سکتا ہے؟ حالانکہ زیارت قبور فعل مباح ہے اور عیدین میں شرکت تاکید نبوی تھی۔ جب تاکید اس پر عمل روک دیا گیا ہے تو عمل مباح کے لئے خروج نساء کے لئے کس طرح اجازت دی جا سکتی ہے۔

فِی آغاز

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

مَحْمَدٌ وَنَحْنُ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْکَرِیْمِ

امام احمد رضا علیہ الرحمۃ کا ہندوستان ہی نہیں بلکہ عالم اسلام کی ان
عظیم ہستیوں میں شمار ہوتا ہے جن کا ورد و سحر و تارک کے اس حصے میں ہوتا ہے
بیکہ تمام اطراف و جوانب سے شہرہ آفاق اسلام کو باطل قوتیں نیست و نابود
کرنے کی ناکام کوشش کرتی ہیں اور اہل اسلام کو قسم قسم کے ہرزیاغ دکھا کر
باعمل کے دام میں پھنسا کر اتباعِ شیطانی پر لا کھڑا کرنے سے لیتے ہیں۔
کامزن رہتی ہیں۔ ایسے وقت میں ہزار ہا گردشِ بیل و نہار لوگوں کی ان دعاؤں
اور آرزوؤں میں کٹ جاتی ہیں کہ پروردگار عالم بیک عظیم انسان پیدا فرما جو
جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَّقَ الْبَاطِلُ کا منظر ہو۔ تب کہیں جا کر ایسی شخصیت لوگوں
کے سامنے نمایاں ہوتی ہے جو دین و دنیا کے وہ کام جو عام لوگ صدیوں میں
نہیں کر پاتے، تھوڑی مدت میں کر جاتی ہیں۔ اور دنیا اس کے کارنامے دیکھ کر
انگشت بدنداں اور تیزرہ جاتی ہے اور یہ کہنے پر مجبور ہو جاتی ہے کہ اس کے
پیچھے کوئی خدائی طاقت ضرور کار فرما ہے جو اس سے اتنے کام انجام دلاتی ہے۔
پھر ایسی شخصیت کو آخر کار دنیا "مجددِ دین و ملت" کہنے پر مجبور ہو جاتی ہے۔
میری گفتگو موجودہ صدی کے مجددِ اعظم امام احمد رضا علیہ الرحمۃ
والضوان کے بارے میں ہے۔ جن کے بے شمار کارنامے اور تصنیفات کثیرہ سے

ادراق بھرے پڑے ہیں۔ وقت کا یہ بہت بڑا سانحہ ہے کہ آج مسلمان اس مجدد کی چپاس علوم و فنون پر لکھی ہوئی کتابوں کی اشاعت کو درکنار کتنی کتبِ نادرہ محفوظ بھی نہ رکھ سکے۔ اگرچہ اشاعتی کام معمولی نہیں۔ اس میں ہزار ہا قیمتیں سامنے آتی ہیں۔ سینکڑوں وسائل تلاش کرتے پڑتے ہیں۔ ساتھ ہی مال و دوست کی فراوانی بھی چاہیئے۔ اس لیے یہ کام اہل دُول کا تھا۔ مگر اسلام کی طرف سے ان کی توجہ زیادہ تر ہٹ جانے کی وجہ سے عزیزِ مسلمانوں ہی نے یہ بیڑہ اٹھایا۔ ہاں! اس موضوع پر ”الجمع الاسلامی“ کا ذکر بے جا نہ ہو گا جس نے اپنی دادِ آفریں کاوشوں کا ثبوت دیا اور اسی اکیڈمی کی تحریک اور کارناموں کو دیکھ کر ہمارے مدرسہ فیض العلوم کے طلبہ میں بھی اشاعتی خدمات کا جوش و جذبہ پیدا ہوا۔ مگر اتنا بڑا کام ان کے بس کا نہیں تھا۔ مگر استاذِ گرامی حضرت مولانا محمد احمد صاحب مصباحی دامت برکاتہم کا بہت بڑا احسان ہے جنہوں نے اس مقصد کی تکمیل پر انہیں چھاپس بندھائی اور اعلیٰ حضرت کی کتاب ”جمل الشوری فی فہی النساء عن زیارۃ القبۃ“ جسے آج عام لوگوں کو پڑھنے میں دشواریوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے، اس میں عربی مضامین کے ترجمہ کے ساتھ ہی ضروری جگہوں پر حاشیہ سے مزین کر کے اس کتاب کی قدر و قیمت دو بال کر دی۔ نیز ہم جلدِ مدرسین و اساتذہ کے شکریہ گزار ہیں جنہوں نے اپنے مفید مشوروں اور مالی تعاون سے ہمارے ہاتھوں کو مضبوط فرمایا۔

اب اخیر میں اس کتاب سے استفادہ کرنے والے تمام حضرات سے اپیل ہے کہ اپنی مخصوص دعاؤں میں مجلس اشاعت طلبہ فیض العلوم کو نہ بھولیں اور ان کی ترقی و درجات کی دعائیں کرتے رہیں۔ والسلام :

احمد القادری جھیریوی (معلم مدرسہ فیض العلوم محمد آباد کوئٹہ)

اعظم گڑھ۔ مورخہ ۸ رجب ۱۴۰۷ھ مطابق ۲۸ مئی ۱۹۸۶ء شنبہ۔

جَمَلُ التَّوَرِ فِي نَهْيِ السَّاعَةِ زِيَارَةِ الْقُبُورِ
نور کے مجلے عورتوں کو زیارت قبر سے روکنے کے لیے

۱۳

۳۹

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

تَحْقِيقُ دُفْعَتَيْنِ عَلَى زُيَاةِ الْقُبُورِ

مَعْلَم

موسیٰ بن عبد الرحیم صاحب مدرسہ اہل مدرسہ قاور احمد آباد بحیات
مجلہ جمال پورہ - ۲۱ ستمبر ۱۳۳۵ھ

مولانا موصوف نے ایک نہری بھیجی جس میں جبرائیل و یحییٰ المسائل
مولانا فضل رسول صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے حوالہ سے عورتوں کے لئے زیارت
قبر کو جانے کی اجازت پر زور دیا گیا تھا۔ ان کو یہ جواب بھیجا گیا۔

عورتوں کے لیے زیارتِ قبور کی ممانعت

الجواب :-

مولانا المکرم مولوی حکیم عبدالرحیم صاحب زید کوکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ !

آپ کی دو خبریں آئیں تین مہینے سے زائد ہوئے کہ میری آنکھ اچھی نہیں تھی۔ میری رائے اس مسئلہ میں خلاف پر ہے۔ مدت ہوئی اس بارے میں میرا فتویٰ تحفہ حنفیہ میں چھپ چکا۔ میں اس شخص کو جو بحوالہ ائق میں لکھی ہے مان کر نظریاتِ نساء سوائے حاضریِ رؤضہ اور کہ واجب یا قریب بواجب ہے زیاراتِ اولیاء کی قبور کی زیارت کہ عورتوں کا جانا با اتباع غیہ علامہ محقق ابراہیم حلبی ہرگز پسند نہیں کرتا۔ خصوصاً اس طوفانِ بدتمیزیِ رقص و مزاجیہ و سرود میں جو آج کل جہاں نے اعلیٰ طبیب میں برپا کر رکھا ہے۔ اس کی شرکت تو میں عوامِ رجال کو بھی پسند نہیں رکھتا نہ کہ وہ جن کو انجمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حُدی خوانی بالجانِ خوش پر عورتوں کے سامنے ممانعت فرما کر انہیں نازکِ شیشیاں فرمایا۔ والسلام۔

مولوی صاحب نے دوبارہ رجسٹری بھیجی جس پر یہ جواب ارسال ہوا۔
مسئلہ : از احمد آباد۔ گجرات۔ محلہ جمال پور۔ مرسلہ مولوی حکیم عبدالرحیم

صاحب۔ ۱۳۔ ربیع الاول ۱۳۲۹ھ۔

مخدومی مکرمی معظی جناب مولانا صاحب دامتِ محبتکم۔

بعد سلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کے واضح رائے عالی ہو کہ محبت نامہ وصول ہوا فتویٰ کو آپ کے دیکھا حضرت مولانا مجھے آپ اس مسئلہ میں سمجھائیے کہ مسجدِ نبوی میں تین سو مرد اور ایک سو ستر عورتیں تھیں۔ یہ منافقین آخری صفت میں کھڑے

۲۲
 تھے۔ اور عورتوں کو چھانکتے تھے۔ نماز فجر و عشاء میں عورتیں توبہ انوار حقیقت
 محمدی حقیقت قرآن کیلئے حاضر ہوتی تھیں تو منافقین کی نالائقی حرکت کا انتظام
 اللہ تعالیٰ اور قرآن عظیم نے یہ کیا کہ منافقین اور فیض لیت والی عورتوں کو یہ حکم
 دیا ہو تاکہ دونوں مسجد نبوی میں جمع ہوں اور فیض رسانی عورتوں کی اس بہانے سے
 بند نہ ہوئے بلکہ انتظام فیض رسانی یہ ہو کہ لَقَدْ عَلَّمْنَا الْمُتَّقِينَ اِيْنَ يُنْكِرُوْ
 قَدْ عَلَّمْنَا الْمُتَّابِعِيْنَ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ يَحْشُرُهُمْ اِذْ يَكُوْنُوْنَ عَلَيْهِمْ
 انتظام حصرت نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ کیا خیر الصنوف الرجال
 لہا وشرہا اخرہا وخیر الصنوف النساء اخرہا واولہا۔
 مسجد میں عورتوں کی ممانعت نہ ہوئی اس کو نہ ماننا ہے غرض حقیقت محمدی حقیقت
 ان لینے والے پروردگار نے عورتوں میں حصہ مال کریم شمس کے مکان پر جاری کیا اور
 بہ شہد طریقت سر تعیش اور شیخ کافی پروردگار میں بھرا کہ ان کو توجہ حقیقت محمدی اور
 حقیقت قرآن کی دیوے۔ اس پر حکم حرمت لگا تا غلط اور فیض محمدی کا مقصد
 اور مورد یونہی اَنْ یُّطْفِئُ اَنْوَارَ اللّٰہِ بِاَفْوَاهِهِمْ بِنَاثِ شیخ
 طریقت تو ایسا غرضنا اِلَّا مَا نَہَ... اَلَا یَکْفُرُ فِیْہِمْ جَوَامِیْتُ ہِیَ اس کو
 ذاکرات کے سینہ میں باپردہ بٹھا کر توجہ دے کہ جہاں ہے اور یہ اس امانت
 کی بڑا اکیڑ تابت۔ فیض جڑا کھڑے والے کو بے وقار کر کے اکیڑ دیوے گا۔
 محمدی المشرب منبت حضرت نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ٹھل کر تابت ہے حضرت
 نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے عورتوں کو توبہ دی۔ اول مرید کے یہ بھی عورتوں کو
 مرید کے توجہ دیتا ہے طریقہ عالیہ قادریہ کی توجہ کلمہ طیبہ کے ذکر کی ہوگی۔ اب
 عورتوں کو پردہ میں بٹھا کر ذکر کلمہ طیبہ کی بتائی جاوے گی ضرب اِلَّا اللّٰہ قلب پر
 ماننا سکھایا جائے گا۔ پردہ میں عورت خلیفہ مرشد طریقت کی بیٹھ کر ذکر کلمہ طیبہ
 کی سکھاتا ہے اور مرشد طریقت اوپر پنج پہنچاتے ہیں۔ یہاں خلوت اجنبی کا

حکم نہیں لگتا۔ یہ جلوت ہے۔ جلوت میں فیضِ رسائی طریقہ عالیہ قادریہ کی ہوتی ہے اور اسی طرح اس مجالس میں طریقہ نقشبندیہ مجددیہ کی توجہ بھی عورتوں کو دیکھتی ہے بریلی میں حاضری کا کئی بار موقع ہوا ہے۔ وہاں عمل دیکھنے میں نہیں آیا۔ نہ وہاں سنا ہے کہ کوئی مشائخ یہ کہتے ہیں۔ ہمارے یہاں ڈولی میاں شکل سے ملتی ہے۔ غرائب و مساکن میں قدرت ان سواروں میں بیٹھنے کی نہیں اور نہ قرآنِ عظیم نے ڈولی میاں کا حکم دیا ہے **يُذْنِبْنَ عَلَيْهِنَّ مِنْ جَلَاسٍ يَبِيَهُنَّ** اور **قُلْ** **لِّلْمُؤْمِنَاتِ يَغْضُوْنَ مِنْ أَبْصَارِهِنَّ** اور **لْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلَىٰ جُيُوبِهِنَّ**۔ اس پر وہ پراحمہ آباد کی ذاکرات کا عمل ہے۔

عمدة القاری شرح بخاری ج ۴ ص ۱۷۱ حاصل الکلام من هذا كله ان زيارة القبور مكرهة للنساء بل حرام في هذا الزمان لاسيما نساء مصر لان خدو وجهن على وجه الفساد والفتنة وانما رخصت الزيارة لتذكر امرا لا خيرة وللاعتبار بمن مضى وللتزهد في الدنيا۔

یہ حکم مصر کی بغایا مغنیہ دلالہ کا ہے۔ اس حکم کو نیک بخت عورتوں پر لگانا غلط ہے لو ادرک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما احدثت النساء کی شرح عمدة القاری ج ۳ ص ۱۷۱ میں ہے۔ بعضہن یغنین باصوات عالیه مطربة ومنهن صنف بغایا۔

احمد آباد میں تین کوئس درگاہ حضرت گنج احمد رحمۃ اللہ تعالیٰ کی ہے بکان بہت پُر فضل ہے اور تالابِ سنگین ہے۔ وہاں دھینے کی قوم اور لکڑی بیچنے والی قوم کی عورتیں لہنگا ساڑھی پہن کر جاتی ہیں اور گریے گاتی ہیں اور ان کی قوم کے ضیافتیں ہوتی ہیں۔ اس میں وہ عورتیں گریے گاتی ہیں جلقہ عورتوں کا بن جاتا ہے

اور مالی بچاؤ میں اور بچہ رتی جاتی ہیں۔ رندوں کی طرح گیت گاتی ہیں۔ ان پر میل حرام فی ہذا الزمان لاسیما نساء مصر کا حکم برا بھلا طور پر چسپاں ہے اور غنیۃ المستہار کے ۵۹ میں وہاں یکون فی زماننا للتحريم لما فی خد وجہن من الفساد آکا۔ اور جو عورتیں قوالی رندوں کی اور قوالی خزن کی سننے جاتی ہیں۔ ان کو زیارۃ القبور کو جانا حرام ہے۔

ان کے حرام ہونے سے ذاکرات اور فیض لینے جانیوالی عورتوں کو کیا نقصا اگرچہ ایسی عورت ہزاروں میں ایک ہو۔ دس ہزار آدمیوں نے کتے اور خنزیر کے گوشت کی برائی پکائی ہے اور ایک نے بکری کے گوشت کی برائی پکائی۔ دونوں برائیوں پر حکم جہنم اور حکم حلت غلط۔ اور کتے کی برائی پر حکم حرمت اور بکری کی برائی پر حکم حلت۔ دونوں کا حکم جدا مفتی کو بیان کرنا پڑے گا۔ اَفْصَحُ مَا كَانَ مُؤْمِنًا كَمَنْ كَانَ قَابِسًا لَا يَسْتَوِي. اَمْ تَجْعَلُ الْمُتَّقِينَ كَالْفُجَّارِ۔

اسات اور ناکہ تہ جاہلیت میں نہ کیا اور قدرت الہیہ نے دونوں کو مسخ کر دیا۔ ایسے متبرک مکان میں دونوں نے نجاست کی یا کوئی سفر پر مین طیشیں میں خبیث عمل میں پیش آوے تو کیا اس خبیث کی نجاست کو دیکھ کر اور اسی سے استناد کر کے عورتوں کے حج ذریعہ حضرت نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے عدم جواز کا فتویٰ جاری کر دیا جائے گا۔ ہرگز نہیں۔

حضرت خواجہ معین الدین چشتی کے مزار مقدس میں عربی دیوار میں کلام مجید لکھا ہے۔ اس دیوار کے نیچے عورتیں بیٹھ کر توجہ لیتی ہیں۔ ذکر فکر مراقبہ کرتی ہیں۔ برقع اوڑھ کر آتی ہیں۔ اختلاط مردوں اور عورتوں کا یہاں بالکل نہیں۔ اب یہ عورتیں نور اللہ دل میں بھرنے حاضر ہوتی ہیں۔ یہ فیض رسانی حقیقت محمدی کی عورتوں کو خواجہ فریب نواز قدس سرہ العزیزہ کرتے ہیں اور اس فیض میں وہ قوت ہے کہ لاکھوں آدمیوں سے فیض لینے والیوں کو آپ بلا لیتے ہیں۔ یہ جگہ مقام قوالی سے دور

۲۲
ہے اور نماز فجر سے اشراق تک اور مغرب اور عشاء کے بیچ میں اس پردے والے
مکان میں عورتیں جمع ہو کر فیض لیتی ہیں اور اس وقت نقصان قوالی کا بالکل نہیں
اور یہ عورتیں نیک بخت پردہ نشین برقع اوڑھ کر آنے والی ہیں۔ آپ نے اسکو آنکھوں
سے نہیں دیکھا اور میں نے اس کو آنکھوں سے دیکھا ہے۔ بندہ اس کو شہادت کے
طور پر بیان کر سکتا ہے اور آپ کو آنکھوں سے دکھا کر تسلی کر سکتا ہے۔ اب ان
عورتوں پر حکم حرمت لگا نا غلط ہے۔

سرخیز فقید احمد آباد میں جو عورتیں گربے گانے والیاں، فاحشات، بغیات
اور رنڈیاں اور باپردہ سوالا کھ کلمہ طیب کا ختم پڑھنے والی، ذکر خفی، مراقبہ فیض حقیقت
محمدی لینے والی ذاکرات پر رنڈیوں کا حکم لگا کر دونوں کو ایک پھانسی میں لٹکا دینا
غلط ہے۔

حقوق اولیاء و خیر خواہی اولیاء و خیر خواہی سید الاولین و الآخرین
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یہ نہیں الدین النصیحة للہ و لرسولہ و
للمؤمنین یہ کہاں ہوئی۔ اولیاء فیض حقیقت محمدی کا دینے کو ذاکرات کو
بلاتے ہیں۔ وہ باپردہ اور شریعت کے احکام کو سر پر رکھ کر حاضر ہوتی ہیں اور مفتی
ان پر حکم عدم جواز لگا دیں۔ اس صورت میں فیض حقیقت کو روکنا ہے۔ اس کا نام
دوستی حضرت نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام نہیں۔ ہم آپ سے چھوٹے اور آپ کے اقدام کو
اپنے سروں پر رکھتے والے ہیں بلکہ آپ کا قدم صراطِ مستقیم سے پھیل گیا تو عرض کرنا۔
چاہیئے۔ بَدْبَد و پیسے کی چڑیا حضرت سلیمان علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں
عرض کرتا ہے۔ اَحَطْتُ بِمَا لَمْ تُحِطْ بِہٖ وَجِئْتُكَ مِنْ سَبَإٍ بِنَبَإٍ يَقِينٍ
اول تو ایک مدت سے آنکھیں آپ کی رنڈیاں بتلا رہی ہیں اور ہاتھ بڑوں بڑوں
سے بلایا ہے۔ طبیعت پریشان ہے۔ قلم اس وقت میرا نہ سمجھے۔ آپ کے ہم غلام ہیں
تو خدمت بستہ عرض کرتے ہیں۔ اس کو آپ بغاوت نہ سمجھیں۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو زیارت قبول کے وقت سلام کرنا حضرت نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بتایا۔ مشکوٰۃ شریف، مسلم شریف، نسائی ج ۱ ص ۶۳ میں ہے۔ یہ ولادت دارد بر جواز زیارت النساء۔ امام قزوینی شرح مسلم کی ج ۱ ص ۳۱۲ میں فرماتے ہیں قیہ دلیل لصحیح جواز النساء زیارة القبور الفویح ابی ہریرہؓ طبع انصاری دہلی ۶۶۲ء میں ہے۔
 اختلاف فی النساء فقیر خلیل فی عموم الاذن وهو قول الکثیر ومحلہ
 إذا امنت الفتنة۔

ابن تہیمس بھی لکھتے ہیں کہ بے گانے والی، قرانی کسے دینی مرقوں کے لئے زیارت قبول اور ان کو جانا حرام اور نفس انہی بیٹنے والی غورتوں کو باریہ شریعت کے احکام کو جاننا اور کرنا جائز۔

میں نے مسند الیہ طرز شریعت بیان کیا ہے۔ اس کو آپ صحیح سمجھتے ہیں یا میری سمجھ میں کوئی غلطی ہے مجھے سمجھائیے۔ آپ میرے سرفرتی اور قبلہ کیجئے حاجات ہیں۔ خدائے تعالیٰ آپ کو صحت کلیہ عابدہ عطا فرمائے۔ آمین ثناء میں۔
 رقم حکیم عبدالرحیم عفی عنہ
 (مدت اول مدرسہ قادریہ احمد آباد، گجرات۔ دکن جمال پور۔ سہ ماہی پور)

مورخہ ۱۵ ربیع الاول شریف۔ اور مصطفیٰ میاں کو پاس ٹھہرا کر اس کا جواب ان سے لکھا کہ میری تسلی کر دیجئے۔ میں غلط سمجھا ہوں تو صحیح سمجھائیے اور وہ فتویٰ جو تحفہ حنفیہ میں عدم جواز زیارت قبول النساء کے بارے میں ہے اس کی نقل بھی کروا کر روانہ فرمائیے۔ اس کے دلائل سے بھی واقف ہونا بندہ چاہتا ہے۔

الجواب:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ وَنَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ
 مولانا المکرم اگر مکرم و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ! آپ کی ربڑی ۱۵ ربیع الآخر شریف کو آئی۔ میں ۱۲ ربیع الاول شریف کی مجلس پڑھ کر شام ہی سے ایسا علیل ہوا کہ کبھی نہ ہوا تھا۔ میں نے وصیت نامہ بھی لکھوا دیا تھا۔ آج تک یہ حالت

ہے کہ دروازے سے متصل مسجد ہے۔ چار آدمی کرسی پر بٹھا کر مسجد لیجاتے اور لاتے ہیں۔
میرے نزدیک اول وہی دوزخ کہ گزارش ہوئے، کافی تھے۔ اب قدمے تفصیل کروں۔

قدیم علماء کی طرف سے عورتوں کیلئے زیارت قبور کی ممانعت

پہلے گزارش کر چکا کہ عباراتِ رخصت میری نظر میں ہیں مگر نظر بحال زمانہ ہیرے
نہ میرے بلکہ اکابر متقدمین کے نزدیک سبیلِ ممانعت ہی ہے اور اسی کو اہل احتیاط نے

اس عبارت سے جہاں یہ ظاہر ہوا کہ حضرت سخت بیمار تھے وہیں یہ بھی پتہ چلا کہ ایسی سخت
علالت میں بھی جماعت چھوڑ کر گھر میں تنہا نماز پڑھ لینا کو ارادہ تھا۔ جب کہ اتنی شدید علالت بلاشبہ
ترکِ جماعت کے لیئے عذر ہے۔ ایک مرتبہ استادِ محترم حضورِ ماحظ ملت مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب
مراد آبادی علیہ الرحمۃ (۱۳۱۲ھ/۱۳۹۶ھ) بانی الجامعۃ الاشرفیہ مبارکپور نے اعلیٰ حضرت کی اسی بیماری
کا حال بیان کیا کہ "ایک بار مسجد لیجانے والا کوئی نہ تھا۔ جماعت کا وقت ہو گیا۔ طبیعت پریشان،
ناچار خود ہی کسی طرح گھسٹتے ہوئے حاضر مسجد ہوئے اور باجماعت نماز ادا کی۔ آج صحت و
طاقت اور تمام تر سہولت کے باوجود ترک نماز و ترک جماعت کے ماحول میں یہ واقعہ ایک
عظیم درسِ عبرت ہے۔ دلائلہ النہادی والموفق۔ ۴۱۲

لہٰذا اس جملے سے فاضل بریلوی کے فتویٰ کی اہمیت معلوم ہوتی ہے۔ ایسا نہیں کہ ان کی نظر
میں صرف ممانعت والی عبارتیں تھیں۔ جن عبارتوں سے عورتوں کے لیئے زیارتِ قبور کی اجازت
کا استنباط یا ثبوت ہو سکتا ہے وہ بھی سامنے ہیں اور جن دلائل سے ناجائز ہونا ثابت ہوتا ہے
وہ بھی سامنے ہیں۔

سب پیشِ نظر رکھتے ہوئے اکابر علماء کی طرح خود بھی ممانعت ہی کا فیصلہ کیا اور اسے

بھی واضح فرمایا کہ آخر عورتوں کے لیئے زیارتِ قبور کو جائز نہیں؟

مولیٰ تعالیٰ ہمیں شریعت کی روشنی میں سوچنے سمجھنے اور عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے آمین

حیاط فرمایا۔ آپ خود فرماتے کہ منافقین کے باعث غزوات و مسجد کرم میں مادی سے اللہ عزوجل و علا در رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مانعت فرمائی بلکہ منافقوں کو تہدید و ترہیبت اور مردوں کو تعذر، غم آؤں کو تاخیر کی ترغیب فرمائی۔

حضور اکرم کی طرف سے غزوات کو نماز عید پڑھنے کا حکم

اور میں اتنا اور زائد کرتا ہوں کہ صرف یہی نہیں بلکہ نساء کو حضور نے عیدین کی سخت تاکید فرمائی۔ یہاں تک حکم فرمایا کہ برکت جماعت و دعا مسلمین لینے و حیض و ایال ہمہ یکس کے لئے ایک بیٹھیں پر دشمنین کناریاں بھی مائل کے پاس چادر بوسا تھروالی اسے اپنی چادریں سے لے۔

صحیحین میں از عید رتی اللہ تعالیٰ عنہا سے ہے :

أَمَرْنَا أَنْ نَخْبِتَ الْحَيْضَ
الْحَيْضَاتِ وَذَوَاتِ الْأُفْرِ
فَيَقْدَرْنَ جَمَاعَةَ الْمُسْلِمِينَ وَ
دَعَوَتَهُمْ وَتَعْتَزِلَ الْحَيْضُ عَنْ
مَصْلَاهُنَّ قَالَتْ امْرَأَةٌ يَا رَسُولَ
اللَّهِ إِحْدَانَا أَلَيْسَ لَهَا حِلٌّ بَابُ
قَالَ لَتَلْبِسُنَهَا مَجْدًا قَامَتْ
جَدًّا بِهَآءِ

ہمیں حکم دیا گیا کہ ہم حیض والیوں کو عیدین کے دن نکالیں اور پردہ والیوں کو تو یہ مسلمانوں کی جماعت اور ان کی دعا میں شریک ہوں اور حیس و ایال انکی نماز گاہ سے کنا سے رہیں۔ ایک عورت نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم میں کوئی ایسی بھی ہے جس کے پاس (پردہ کوٹے کیلئے) چادر نہیں فرمایا اس کے ساتھ وہاں اس کو اپنی چادر سے اید حصہ اوڑھائے۔

(مترجم)

حضور اکرم کا حکم کہ عورتوں کو مسجد سے نہ روکو!

اور یہ صرف عیدین میں اُسر ہی نہیں بلکہ مساجد سے عورتوں کو روکنے سے مطلقاً نہی بھی ارشاد ہوئی کہ اللہ کی باندیوں کو اللہ کی مسجدوں سے نہ روکو مسند امام احمد و صحیح مسلم شریف میں ہے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

لَا تَمْنَعُوا إِمَاءَ اللَّهِ ۖ
مَسَاجِدَ اللَّهِ ۖ

اللہ کی بندوں کو اللہ کی
مسجدوں سے نہ روکو! (ترمذی)

یہ حدیث صحیح بخاری کتاب الجمعہ میں بھی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا امر و محبوب کے لیے ہے اور نہی تحریم کے لیے اور فیض و برکت لینے کا قائلہ خود حدیث میں ارشاد ہوا۔ بایں ہمہ آپ ہی لکھتے ہیں کہ مسجد میں عورتوں کی نماز بند ہوئی اس کو بندہ مانتا ہے۔

محفل و عطا اور جماعت میں عورتوں کی شرکت ناجائز ہے

درختہ کی عبارت آپ سے مخفی نہ ہوگی کہ:

اتنی بات ہے کہ اس میں صحابی کے نام کی صراحت نہیں تو کسی نے کہا یہ حضرت عمر سے مروی ہے جیسا کہ محدث عبد الرزاق اور امام احمد کی تفسیفات میں یہ حدیث حضرت عمر سے مروی ہے اور کسی نے کہا حضرت ابن عمر سے روایت ہے جیسا کہ امام مسلم اور امام احمد کے یہاں

أَنَّ لَهُ يُصْرَحُ فِيهِ
بِإِسْمِ الصَّحَابِيِّ فَقِيلَ عَمْرٌ
عُمَرُ كَمَا عِنْدَ عَبْدِ الرَّزَّاقِ
وَأَحْمَدَ وَقِيلَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ
كَمَا عِنْدَ مُسْلِمٍ وَأَحْمَدَ وَاللَّهُ
تَعَالَى أَعْلَمُ غَفَرُ لَهُ - ۱۲

”يَكُونُ حَضْرَتُهُ جَمَاعَةً
 وَالْجَمَاعَةُ وَعِيدٌ وَوَعْدٌ
 يُطْلَقُ أَقْوَالُ عَجُوزَاتٍ عَلَى
 الْمَذْهَبِ الْمُتَخَيَّرِ لِقِسَادِ
 الزَّمَانِ۔“

فناؤ زمانہ کے باعث جماعت میں غلوں کی حاضری مطلقاً مکروہ (محرم و ناجائز) ہے۔ اگرچہ جموں یا عید یا وعظ کیلئے حاضری ہو۔ اگرچہ بڑھیا کی حاضری شب ہی کو ہو۔ یہ اس مذہب کے مطابق ہے کہ برہنہ ہی ہے (حرم)۔

اسی طرح اور کتب معتبرہ میں ہے۔ ائمہ دین نے جماعت و جمعو و عیدین میں رکنا نفل حاضری سے بھی مطلقاً منع فرما دیا۔ اگرچہ بڑھیا ہو۔ اگرچہ رات ہو۔ وعظ

اے جلسوں اور محفلوں میں عورتوں کو دعوت شرکت دینے والے اس سے سبق لیں اور حویلیں کہیں نہ جائیں۔ اجتماعات اور جمعو و عیدین سے عورتوں کو روک دیا گیا تو جلسوں میں جانے کی اجازت کیسے ہوگی؟

پھر یہ بھی دیکھنا چاہئے کہ وہاں جا کر وہ غم و غم و غم کتنا حاصل کرتی ہیں؟ شاذ و نادر کچھ عورتیں ایسی ہوں گی جو بغور وعظ سنیں اور سیر پر عمل کریں۔ وہ چاہوئے بلکہ ناناؤ فیض تو گویا جلسوں کے پہلے باہم مل کر باتیں کرتے جاتی ہیں۔ عورتوں کی تربیت و تعلیم کے لئے ہمیں بھی وہی راہ اختیار کرنی ہوگی جو ہمارے اگلے بزرگوں نے اختیار کی۔ انہیں ان کے شوہر، ماں، باپ یا دیگر نیک حواریں دینی معلومات اور شرعی احکام بہم پہنچائیں۔ کچھ لوگ اپنی لڑکیوں کو ایسی تعلیم دیں کہ وہ دوسری لڑکیوں اور خواتین کو پرے سے اور احکام شریعت کی پابندی کے ساتھ محسن و خوبی دینی احکام بتائیں اور سکھائیں جس طرح ماں باپ اپنی لڑکیوں کو گھر کے کام کاج سکھانے میں پوری سختی، غیر خواہی، اہتمام اور توجہ کا نظامہ کر کے ہیں۔ اسی طرح دین کے معاملہ میں بھی اپنی محنت و توجہ کا ثبوت دیں اور شریعت ہی سے ان میں دینی مزاج پیدا کریں۔ دینی احکام سکھائیں (باقی اگلے صفحہ پر)

مقصود تو صرف اخذ فیض و سماع امر بالمعروف و نہی عن المنکر و تصحیح عقائد و اعمال ہے کہ توجہ مشیخت سے ہزار درجہ اہم و اعظم اور اس کی اصل مقدم ہے اس کا فیض بے توجہ مشیخت بھی عظیم مفید و دافع ہر ضرر شدید ہے اور یہ نہ ہو تو توجہ مشیخت بیکار مفید نہیں۔ بلکہ ضرر سے قریب، نفع سے بعید ہے۔ کیا امام اعظم و امام ابو یوسف و امام محمد و سائر ائمہ مابعد رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو فیض حقیقت اقدس سے روکنے والا اور معاذ اللہ معاذ اللہ یُریدُونَ اَنْ یُّطْفِئُوا نُورَ اللّٰهِ بِاَفْوَاهِهِمْ میں داخل مانا جائے گا۔ حاشیہ اطباء قلوب ہیں۔ مصالح شرع جلستے ہیں۔

حضرت عائشہ اور تابعین کی طرف سے عورتوں کے لیے مسجد میں آنی کی

ممانعت

صحیح بخاری و صحیح مسلم و سنن و ابوداؤد میں اُم المؤمنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ارشاد اپنے زمانہ میں تھا۔

لَوْ اَدْرَاكَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اَنَّہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم مَا اَحَدَتْ مَلاحظ فرماتے جو باتیں عورتوں نے اب

(سلسلہ مضامین) عمل کر لیں اور ضروری کتابوں کی تعلیم دلائیں۔ تاکہ وہ بڑی ہونے کے بعد گھر کے اندر رہ کر ہی مطالعہ و تذکرہ اور شوق و محنت سے اپنی معلومات میں اضافہ اور شریعت پر عمل کرتی رہیں۔ وَاللّٰهُ الْهَادِیُّ اِلَی سَوَآءِ السَّبِيلِ۔ (۱۲/۲)

۱۔ فیض لینا نیکی کا حکم اور برائی کی ممانعت سُننا عقیدہ و عمل صحیح کہ نامہ ۱۲ (م) ۲۔ پیروی کرنا (۱۳) ۳۔ چاہتے ہیں کہ اللہ کا نور اپنے منہ (یا۔ مومنوں) سے بجھادیں (کنز الایمان پٹ ۷۔ توبہ پٹ ۷ صفا)

النِّسَاءُ لَمْ يَسْعَيْنَ الْمَسِيحَةَ مَا ۥ ۥ ۥ پیدائی میں تو ضرور انہیں مسجد سے منع فرماتے
مُنِعَتْ نِسَاءُ بَنِي إِسْرَآئِيلَ۔ جیسے بنی اسرائیل کی عورتیں منع کر دی گئیں۔

پھر تابعین ہی کے زمانہ سے آکر سے ممانعت شروع فرمادی۔ پہلے خوان
عورتوں کو پھر بڑھئیوں کو بھی۔ پہلے دن میں۔ پھر رات کو بھی۔ یہاں تک کہ حکیم
ممانعت نام ہو گیا۔ کیا اس زمانے کی عورتیں گہنے والیوں کی طرح گاتے پاتے
ایاں یا حشر و لالہ تھیں، اب صالحات ہیں، یا سب فاحشات زائد تھیں،
اب صالحات زیادہ ہیں، یا سب لیس و لیکات نہ تھے۔ اب ہیں، جب کم تھے
بہ زمانہ میں۔ فاحشاں بلکہ تصلاً یقیناً اب معاملہ ٹھیک ہے۔ اب اگر ایک صالحہ
ہے تو سب ہزار تھیں۔ جب اگر ایک فاسقہ تھی اب ہزار ہیں۔ اب اگر ایک
نہ فیض ہے سب ہزار حصے تھے۔ رسول اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں

”لَا يَأْتِي عَامٌ إِلَّا وَالَّذِي بَعْدَهُ أَشَدُّ مِنْهُ“

یعنی ہر والا سال پہلے سے بُرا ہوگا۔ (مترجم)

بلکہ غنائی امام اکمل الدین باری میں ہے کہ امیر المومنین فاروق اعظم رضی اللہ
تعالیٰ عنہ نے عورتوں کو مسجد سے منع فرمایا۔ وہ ام المومنین حضرت صدیقہ رضی اللہ
تعالیٰ عنہا کے پاس شکایت لے گئیں۔ فرمایا اگر زمانہ اقدس حالت یہ ہو تو حضور
عورتوں کو مسجد میں آنے کی اجازت نہ دیتے۔

حضرت عمر فاروق کی طرف سے ممانعت

حَيْثُ قَالَ : ان کے الفاظ یہ ہیں :

وَلَقَدْ تَهَيَّأَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ الْبَسَاءَ عَيْنَ
الْخُرُوجِ إِلَى الْمَسْجِدِ فَشَكَّوْنَ إِلَى عَائِشَةَ رَضِيَ
اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا فَقَالَتْ لَوْ عَلِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا عَلِمَ عُمَرُ مَا إِذِنْ لُكُنَّ
فِي الْخُرُوجِ -

جوان و بوڑھی عورتوں کیلئے جماعت میں شرکت کی ممانعت

پھر فرمایا :-

فَاجْتَنِبْ بِهِ عُلَمَاءُنَا وَ
مَنْعُوا الشَّوَابَ عَنِ الْخُرُوجِ
مُطْلَقًا أَمَّا الْعَجَائِزُ فَمَنْعُهُنَّ
الْبُحْنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
عَنِ الْخُرُوجِ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ
دُونَ الْفَجْرِ وَالْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ
وَالْفَتَوَى الْيَوْمَ عَلَى كَرَاهَةٍ
حُضُورِهِنَّ فِي الصَّلَاةِ كُلِّهَا
يُظْهِرُ الْفَسَادَ ط

اس سے ہمارے علماء نے استدلال کیا اور
جوان عورتوں کو نکلنے سے مطلقاً منع فرما
دیا۔ رہیں بوڑھیاں تو امام ابوحنیفہ رضی اللہ
تعالیٰ عنہ نے انہیں ظہر و عصر میں نکلنے
سے منع کیا۔ فجر و مغرب اور عشاء سے
نہیں۔ مگر آج فتویٰ اس پر ہے کہ بوڑھیوں
کی حاضری بھی تمام نمازوں میں مکروہ
ہے۔ کیونکہ اب فساد نمایاں ہے۔
(مترجم)

حضرت عبداللہ ابن عمر نے کنکریاں مار کر عورتوں کو مسجد سے نکالا

اسی عینی جلد سوم میں آپ کی عبارت منقولہ سے ایک صفحہ پہلے ہے :

وَقَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ الْمَرْأَةُ عَوْرَةٌ ۖ
يَعْنِي حَضْرَتَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ ۖ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ فَرَمَاتے : عورت

اَنْ تَبَّ اَتَكُوْنُ اِلٰى اللّٰهِ فَا
تَعْرِیْبُهَا نَادَا اَخْرَجَتْ اُسْرُقَهَا
شَیْطَانٌ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِیَ
اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْہُمَا یَقُوْمُ یَحْصِبُ
نِسَاءً یَوْمَ الْجُمُعَةِ یَحْبِرُ بَیْنَ
مِنَ الْمَسْجِدِ وَكَانَ اَبْرَاهِیْمُ
یَنْتَحِ نِسَاءً هَذِهِ الْجُمُعَةِ وَ
الْجَمَاعَةِ

مرا یا شرم کی چیز ہے سب سے زیادہ
شہرت و میل سے قریب اپنے گھر کی تین
ہوتی ہے اور جب باہر کے پوشیدہ اس
ننگہ و العافیت اور حضرت عبداللہ
ابن عمر رضی اللہ عنہما کے ہو کر کنکریاں
مار کر عورتوں کو مسجد سے نکالتے اور
عام ابراہیم نخعی تابعی امتا ذالاستاذ
عام نظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ
اپنی مستورات کو جموں و جماعت میں جانے دیتے۔

جب ان خیر کے زمانوں میں ان عظیم فیوض و برکات کے وقوع میں عورتیں
سبح کر دی گئیں۔ اور کاہے سے؟ حضور ساجد و شرکت جماعت سے عالانہ
دین بتین میں ان دونوں کی شدید تاکید ہے۔ تو کیا ان اذنہ شریف میں ان
قلیل یا مہموم فیوض کے حیلے سے عورتوں کو اجازت دی جائے گی؟ وہ
بھی کلمہ ہے کی؟ زیارت قبور کہ جانے کی؟ جو شرعاً مکرہ نہیں۔ اور خصوصاً
ان سیلوں ٹھیلوں میں جو خدا تا رسول نے مزارات کرام پر نکال رکھے ہیں۔
یہ کس قدر مشروعیت مطہرہ سے مناقضت ہے۔

۱۱ خرابیوں۔ بدایوں کے زمانوں میں۔ ۱۲ ر

۱۳ باہم ایک دوسرے کے خلاف بات کرنا۔ مخالفت۔ ۱۴ ر

خرابی کے اسباب کو دور کرنا اہم ہے

شرع مطہرہ کا قاعدہ ہے کہ جلبِ مصلحت پر سلبِ مفسدہ کو مقدم رکھتی ہے۔

وَرُحُ الْمَقَاسِدِ أَحَرُّ مِنْ جَلْبِ الْمَصَالِحِ ۖ

|| خرابی کے اسباب دور کرنا بخوبی کے اسباب لانے سے اہم ہے۔ (مترجم)

جبکہ مفسدہ اس سے بہت کم تھا۔ اس مصلحتِ عظیمہ سے آئندہ دینِ امام اعظم و صاحبین و سن بعد ہم نے روک دیا اور عورتوں کی بسلیں نہ بنائیں کہ صالحات جائیں۔ فاسقات نہ جائیں۔ بلکہ ایک حکم عام دیا جسے آپ ایک پھانسی میں لٹکانا

۱۔ خوبی پیدا کرنے والی چیز لانا۔ خوبی کا سبب حاصل کرنا۔

۲۔ بُرائی کا سبب دور کرنا۔ ۱۲۔ (م)

۳۔ امام اعظم ابو حنیفہ نعان بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دو خاص شاگرد ہیں۔ جو مسلک حنفی کے امام بھی ہیں۔ ۱۔ امام قاضی ابو یوسف یعقوب۔ ۲۔ امام محمد بن الحسن شیبانی۔ امام محمد نے امام ابو یوسف سے بھی علم حاصل کیا ہے۔ اس لیے ان کے اساتذہ امام اعظم اور امام ابو یوسف دونوں حضرات ہیں۔ جب امام ابو یوسف اور امام محمد کو ایک ساتھ ذکر کرتے ہیں تو انہیں ”صاحبین“ کہتے ہیں۔ کیونکہ یہ دونوں حضرات امام صاحب کے شاگرد ہونے کی نسبت سے کہیں میں سمجھتی ہیں۔ اور جب امام اعظم اور امام ابو یوسف کو ایک ساتھ ذکر کرتے ہیں تو ”شیخین“ کہتے ہیں۔ کیونکہ امام محمد کی یہ نسبت یہ دونوں حضرت شیخ اور استاذ ہیں اور جب امام اعظم اور امام محمد کو ایک ساتھ ذکر کرتے ہیں تو ”طرفین“ کہتے ہیں۔ کیونکہ یہ دونوں حضرات امام ابو یوسف کی یہ نسبت طرفین ہیں۔ امام ابو یوسف درمیانی حیثیت کے (باقی اگلے صفحہ پر)

مردہ جیسے ہیں۔ یہ ہوں انہی سب سے سنی تھیں؟

أَفَمَنْ كَانَ مُنَافِقًا كَمَنْ كَانَ نَجِسًا كَمَنْ كَانَ زَانِيًا ۚ لَنْ نَجْعَلَ لُطُفٍ لِلظَّالِمِينَ
 فَا بَسَّطُوا يَدَهُمْ إِلَىٰ مَا يَخْتَلِفُونَ فِيهِ لِيُأْتِيَ النَّاسُ حَرِيصُونَ إِلَيْهِمْ ۖ فَارْأَوْا يَوْمَ يُنْفَخُ الْأَشْجَارُ وَأَنْتُمْ فِيهَا يُخَفَّوْنَ ۚ فَتُؤْتَوْنَ ثَمَرَهُمْ غَيْرَ مَعْلُومٍ ۚ قَدْ فَتَنَّا الَّذِينَ لَا يَرْجُونَ لِقَاءَ رَبِّهِمْ ۚ فَخُذْ حَقَّكَ مِنَ الْمَالِ ۖ فَمَا تَبْتَغِي ۚ فَارْأَوْا ثَمَرَكُمْ إِذَا أَثْمَرَ بُرْءٌ ۚ فَأَنْتُمْ فِيهِ كَخَوَافٍ ۚ
 تو کہا جو ایمان والے ہیں وہ اس سے کیا ہو
 جائیگا جو ب حکم ہے اکثر زانیان
 یا ہم یہ نیز گاروں کو شرم سے حشوں کے برابر
 ٹھہرا دیں۔ (کنز العمال ص ۱۰۲)

یہ دیکھنا کہ جب سے اللہ نے ان مصلحت قلیل سے روکنا
 کیوں نہ لازم ہو گا۔ اور جو توں کی قسمیں کیں کہ چھانٹی جائیں گی۔

۱۔ صلاح و فساد و قلب و سماعت کے لئے سب آل تر با ناس
 تہ وہ اور بھی وسیع ہیں۔ ۲۔ صبح بد صلاح سے فساد کی طرف انقلاب کچھ
 سو رہیں۔ ۳۔ جو ملک کہ تسمیہ عہد توں کے دل کہ تغلق کے لئے
 متا، و ذیہ ۴۔

(سلسلہ تفسیر) ۱۔ حال ہیں کہ بکرم حق نام نہ جہاں کے شمار دیں تو دوسری طرف
 نام کہئے امتناذیہ اور امام اعظم دونوں حضرات کے واسطے سے گردن ہیں۔
 ۲۔ دوران اعمالوں سے بھی روک لیا جواں سے بعد ص ۱۰۳ (۲)

۱۲۔ سخت تر۔ ۱۳۔

۱۴۔ دل کو دہشتی اور خرابی پوشیدہ چیز ہے۔ ۱۵۔
 ۱۶۔ حق والا اور باطل والا
 ۱۷۔ انقلاب و تہب۔ پلٹنا۔ پھر جانا۔ ۱۸۔ (۳)

اپنے نفس پر اعتماد کرنے والا احمق ہے

رَوَيْدَكَ أَنْجَسَتْ رِفْقًا ॥ شیشوں کے ساتھ نرمی کی خاطر انجستہ !
بِالْقَوَارِيرِ۔ ॥ سواریاں آہستہ چلاؤ۔ (مترجم)

ارشاد ہوا مرد اپنے نفس پر اعتماد کرے احمق ہے نہ کہ عورت نفس تمام جہانوں سے بڑھ کر جھوٹا ہے۔ جب قسم کھائے۔ حلف اٹھائے نہ کہ جب خالی وعدوں پر امید دلائے۔

وَمَا يَعِدُّهُ الشَّيْطَانُ ॥ اور شیطان انہیں وعدے نہیں دیتا مگر
الْأَعْمُورَ ۱ (پشع ۵۱: ۲۸) ۲ فریب کے۔ (کنز الایان)

بالخصوص اس کے قطعاً فساد غالب اور صلاح نادر ہے۔ اس صورت میں مفتی کو تفصیل کیونکر جائز۔ یہ تفصیل نہ ہوگی بلکہ شیطان کو ڈھیل اور اس کی رسی کی تطویل ۲

امام محقق علی الاطلاق فتح القدیر میں فرماتے ہیں :

أَفْأَيُّ هَذَا مَعَ السَّلَامَةِ أَقَلُّ ॥ بسلامت اسے پانے اور کامیاب ہونے والے
قَلِيلٌ فَلَا يُبْنَى الْفَقْهُ بِاعْتِبَارِهِمْ ॥ کم سے کم تر ہیں۔ توفیق کی بنیاد ان کے اعتبار
وَلَا يُدْرِكُهَا لَهُمْ قِيْدُ الْإِزِي ॥ نہ ہوگی۔ نہ ان کا حال قیدِ جواز بنا کر ذکر ہوگا۔
الْجَوَائِزِ لِأَنَّ شَانَ النَّفْسِ ۳ ۴ ۵ ۶ ۷ ۸ ۹ ۱۰ ۱۱ ۱۲ ۱۳ ۱۴ ۱۵ ۱۶ ۱۷ ۱۸ ۱۹ ۲۰ ۲۱ ۲۲ ۲۳ ۲۴ ۲۵ ۲۶ ۲۷ ۲۸ ۲۹ ۳۰ ۳۱ ۳۲ ۳۳ ۳۴ ۳۵ ۳۶ ۳۷ ۳۸ ۳۹ ۴۰ ۴۱ ۴۲ ۴۳ ۴۴ ۴۵ ۴۶ ۴۷ ۴۸ ۴۹ ۵۰ ۵۱ ۵۲ ۵۳ ۵۴ ۵۵ ۵۶ ۵۷ ۵۸ ۵۹ ۶۰ ۶۱ ۶۲ ۶۳ ۶۴ ۶۵ ۶۶ ۶۷ ۶۸ ۶۹ ۷۰ ۷۱ ۷۲ ۷۳ ۷۴ ۷۵ ۷۶ ۷۷ ۷۸ ۷۹ ۸۰ ۸۱ ۸۲ ۸۳ ۸۴ ۸۵ ۸۶ ۸۷ ۸۸ ۸۹ ۹۰ ۹۱ ۹۲ ۹۳ ۹۴ ۹۵ ۹۶ ۹۷ ۹۸ ۹۹ ۱۰۰ ۱۰۱ ۱۰۲ ۱۰۳ ۱۰۴ ۱۰۵ ۱۰۶ ۱۰۷ ۱۰۸ ۱۰۹ ۱۱۰ ۱۱۱ ۱۱۲ ۱۱۳ ۱۱۴ ۱۱۵ ۱۱۶ ۱۱۷ ۱۱۸ ۱۱۹ ۱۲۰ ۱۲۱ ۱۲۲ ۱۲۳ ۱۲۴ ۱۲۵ ۱۲۶ ۱۲۷ ۱۲۸ ۱۲۹ ۱۳۰ ۱۳۱ ۱۳۲ ۱۳۳ ۱۳۴ ۱۳۵ ۱۳۶ ۱۳۷ ۱۳۸ ۱۳۹ ۱۴۰ ۱۴۱ ۱۴۲ ۱۴۳ ۱۴۴ ۱۴۵ ۱۴۶ ۱۴۷ ۱۴۸ ۱۴۹ ۱۵۰ ۱۵۱ ۱۵۲ ۱۵۳ ۱۵۴ ۱۵۵ ۱۵۶ ۱۵۷ ۱۵۸ ۱۵۹ ۱۶۰ ۱۶۱ ۱۶۲ ۱۶۳ ۱۶۴ ۱۶۵ ۱۶۶ ۱۶۷ ۱۶۸ ۱۶۹ ۱۷۰ ۱۷۱ ۱۷۲ ۱۷۳ ۱۷۴ ۱۷۵ ۱۷۶ ۱۷۷ ۱۷۸ ۱۷۹ ۱۸۰ ۱۸۱ ۱۸۲ ۱۸۳ ۱۸۴ ۱۸۵ ۱۸۶ ۱۸۷ ۱۸۸ ۱۸۹ ۱۹۰ ۱۹۱ ۱۹۲ ۱۹۳ ۱۹۴ ۱۹۵ ۱۹۶ ۱۹۷ ۱۹۸ ۱۹۹ ۲۰۰ ۲۰۱ ۲۰۲ ۲۰۳ ۲۰۴ ۲۰۵ ۲۰۶ ۲۰۷ ۲۰۸ ۲۰۹ ۲۱۰ ۲۱۱ ۲۱۲ ۲۱۳ ۲۱۴ ۲۱۵ ۲۱۶ ۲۱۷ ۲۱۸ ۲۱۹ ۲۲۰ ۲۲۱ ۲۲۲ ۲۲۳ ۲۲۴ ۲۲۵ ۲۲۶ ۲۲۷ ۲۲۸ ۲۲۹ ۲۳۰ ۲۳۱ ۲۳۲ ۲۳۳ ۲۳۴ ۲۳۵ ۲۳۶ ۲۳۷ ۲۳۸ ۲۳۹ ۲۴۰ ۲۴۱ ۲۴۲ ۲۴۳ ۲۴۴ ۲۴۵ ۲۴۶ ۲۴۷ ۲۴۸ ۲۴۹ ۲۵۰ ۲۵۱ ۲۵۲ ۲۵۳ ۲۵۴ ۲۵۵ ۲۵۶ ۲۵۷ ۲۵۸ ۲۵۹ ۲۶۰ ۲۶۱ ۲۶۲ ۲۶۳ ۲۶۴ ۲۶۵ ۲۶۶ ۲۶۷ ۲۶۸ ۲۶۹ ۲۷۰ ۲۷۱ ۲۷۲ ۲۷۳ ۲۷۴ ۲۷۵ ۲۷۶ ۲۷۷ ۲۷۸ ۲۷۹ ۲۸۰ ۲۸۱ ۲۸۲ ۲۸۳ ۲۸۴ ۲۸۵ ۲۸۶ ۲۸۷ ۲۸۸ ۲۸۹ ۲۹۰ ۲۹۱ ۲۹۲ ۲۹۳ ۲۹۴ ۲۹۵ ۲۹۶ ۲۹۷ ۲۹۸ ۲۹۹ ۳۰۰ ۳۰۱ ۳۰۲ ۳۰۳ ۳۰۴ ۳۰۵ ۳۰۶ ۳۰۷ ۳۰۸ ۳۰۹ ۳۱۰ ۳۱۱ ۳۱۲ ۳۱۳ ۳۱۴ ۳۱۵ ۳۱۶ ۳۱۷ ۳۱۸ ۳۱۹ ۳۲۰ ۳۲۱ ۳۲۲ ۳۲۳ ۳۲۴ ۳۲۵ ۳۲۶ ۳۲۷ ۳۲۸ ۳۲۹ ۳۳۰ ۳۳۱ ۳۳۲ ۳۳۳ ۳۳۴ ۳۳۵ ۳۳۶ ۳۳۷ ۳۳۸ ۳۳۹ ۳۴۰ ۳۴۱ ۳۴۲ ۳۴۳ ۳۴۴ ۳۴۵ ۳۴۶ ۳۴۷ ۳۴۸ ۳۴۹ ۳۵۰ ۳۵۱ ۳۵۲ ۳۵۳ ۳۵۴ ۳۵۵ ۳۵۶ ۳۵۷ ۳۵۸ ۳۵۹ ۳۶۰ ۳۶۱ ۳۶۲ ۳۶۳ ۳۶۴ ۳۶۵ ۳۶۶ ۳۶۷ ۳۶۸ ۳۶۹ ۳۷۰ ۳۷۱ ۳۷۲ ۳۷۳ ۳۷۴ ۳۷۵ ۳۷۶ ۳۷۷ ۳۷۸ ۳۷۹ ۳۸۰ ۳۸۱ ۳۸۲ ۳۸۳ ۳۸۴ ۳۸۵ ۳۸۶ ۳۸۷ ۳۸۸ ۳۸۹ ۳۹۰ ۳۹۱ ۳۹۲ ۳۹۳ ۳۹۴ ۳۹۵ ۳۹۶ ۳۹۷ ۳۹۸ ۳۹۹ ۴۰۰ ۴۰۱ ۴۰۲ ۴۰۳ ۴۰۴ ۴۰۵ ۴۰۶ ۴۰۷ ۴۰۸ ۴۰۹ ۴۱۰ ۴۱۱ ۴۱۲ ۴۱۳ ۴۱۴ ۴۱۵ ۴۱۶ ۴۱۷ ۴۱۸ ۴۱۹ ۴۲۰ ۴۲۱ ۴۲۲ ۴۲۳ ۴۲۴ ۴۲۵ ۴۲۶ ۴۲۷ ۴۲۸ ۴۲۹ ۴۳۰ ۴۳۱ ۴۳۲ ۴۳۳ ۴۳۴ ۴۳۵ ۴۳۶ ۴۳۷ ۴۳۸ ۴۳۹ ۴۴۰ ۴۴۱ ۴۴۲ ۴۴۳ ۴۴۴ ۴۴۵ ۴۴۶ ۴۴۷ ۴۴۸ ۴۴۹ ۴۵۰ ۴۵۱ ۴۵۲ ۴۵۳ ۴۵۴ ۴۵۵ ۴۵۶ ۴۵۷ ۴۵۸ ۴۵۹ ۴۶۰ ۴۶۱ ۴۶۲ ۴۶۳ ۴۶۴ ۴۶۵ ۴۶۶ ۴۶۷ ۴۶۸ ۴۶۹ ۴۷۰ ۴۷۱ ۴۷۲ ۴۷۳ ۴۷۴ ۴۷۵ ۴۷۶ ۴۷۷ ۴۷۸ ۴۷۹ ۴۸۰ ۴۸۱ ۴۸۲ ۴۸۳ ۴۸۴ ۴۸۵ ۴۸۶ ۴۸۷ ۴۸۸ ۴۸۹ ۴۹۰ ۴۹۱ ۴۹۲ ۴۹۳ ۴۹۴ ۴۹۵ ۴۹۶ ۴۹۷ ۴۹۸ ۴۹۹ ۵۰۰ ۵۰۱ ۵۰۲ ۵۰۳ ۵۰۴ ۵۰۵ ۵۰۶ ۵۰۷ ۵۰۸ ۵۰۹ ۵۱۰ ۵۱۱ ۵۱۲ ۵۱۳ ۵۱۴ ۵۱۵ ۵۱۶ ۵۱۷ ۵۱۸ ۵۱۹ ۵۲۰ ۵۲۱ ۵۲۲ ۵۲۳ ۵۲۴ ۵۲۵ ۵۲۶ ۵۲۷ ۵۲۸ ۵۲۹ ۵۳۰ ۵۳۱ ۵۳۲ ۵۳۳ ۵۳۴ ۵۳۵ ۵۳۶ ۵۳۷ ۵۳۸ ۵۳۹ ۵۴۰ ۵۴۱ ۵۴۲ ۵۴۳ ۵۴۴ ۵۴۵ ۵۴۶ ۵۴۷ ۵۴۸ ۵۴۹ ۵۵۰ ۵۵۱ ۵۵۲ ۵۵۳ ۵۵۴ ۵۵۵ ۵۵۶ ۵۵۷ ۵۵۸ ۵۵۹ ۵۶۰ ۵۶۱ ۵۶۲ ۵۶۳ ۵۶۴ ۵۶۵ ۵۶۶ ۵۶۷ ۵۶۸ ۵۶۹ ۵۷۰ ۵۷۱ ۵۷۲ ۵۷۳ ۵۷۴ ۵۷۵ ۵۷۶ ۵۷۷ ۵۷۸ ۵۷۹ ۵۸۰ ۵۸۱ ۵۸۲ ۵۸۳ ۵۸۴ ۵۸۵ ۵۸۶ ۵۸۷ ۵۸۸ ۵۸۹ ۵۹۰ ۵۹۱ ۵۹۲ ۵۹۳ ۵۹۴ ۵۹۵ ۵۹۶ ۵۹۷ ۵۹۸ ۵۹۹ ۶۰۰ ۶۰۱ ۶۰۲ ۶۰۳ ۶۰۴ ۶۰۵ ۶۰۶ ۶۰۷ ۶۰۸ ۶۰۹ ۶۱۰ ۶۱۱ ۶۱۲ ۶۱۳ ۶۱۴ ۶۱۵ ۶۱۶ ۶۱۷ ۶۱۸ ۶۱۹ ۶۲۰ ۶۲۱ ۶۲۲ ۶۲۳ ۶۲۴ ۶۲۵ ۶۲۶ ۶۲۷ ۶۲۸ ۶۲۹ ۶۳۰ ۶۳۱ ۶۳۲ ۶۳۳ ۶۳۴ ۶۳۵ ۶۳۶ ۶۳۷ ۶۳۸ ۶۳۹ ۶۴۰ ۶۴۱ ۶۴۲ ۶۴۳ ۶۴۴ ۶۴۵ ۶۴۶ ۶۴۷ ۶۴۸ ۶۴۹ ۶۵۰ ۶۵۱ ۶۵۲ ۶۵۳ ۶۵۴ ۶۵۵ ۶۵۶ ۶۵۷ ۶۵۸ ۶۵۹ ۶۶۰ ۶۶۱ ۶۶۲ ۶۶۳ ۶۶۴ ۶۶۵ ۶۶۶ ۶۶۷ ۶۶۸ ۶۶۹ ۶۷۰ ۶۷۱ ۶۷۲ ۶۷۳ ۶۷۴ ۶۷۵ ۶۷۶ ۶۷۷ ۶۷۸ ۶۷۹ ۶۸۰ ۶۸۱ ۶۸۲ ۶۸۳ ۶۸۴ ۶۸۵ ۶۸۶ ۶۸۷ ۶۸۸ ۶۸۹ ۶۹۰ ۶۹۱ ۶۹۲ ۶۹۳ ۶۹۴ ۶۹۵ ۶۹۶ ۶۹۷ ۶۹۸ ۶۹۹ ۷۰۰ ۷۰۱ ۷۰۲ ۷۰۳ ۷۰۴ ۷۰۵ ۷۰۶ ۷۰۷ ۷۰۸ ۷۰۹ ۷۱۰ ۷۱۱ ۷۱۲ ۷۱۳ ۷۱۴ ۷۱۵ ۷۱۶ ۷۱۷ ۷۱۸ ۷۱۹ ۷۲۰ ۷۲۱ ۷۲۲ ۷۲۳ ۷۲۴ ۷۲۵ ۷۲۶ ۷۲۷ ۷۲۸ ۷۲۹ ۷۳۰ ۷۳۱ ۷۳۲ ۷۳۳ ۷۳۴ ۷۳۵ ۷۳۶ ۷۳۷ ۷۳۸ ۷۳۹ ۷۴۰ ۷۴۱ ۷۴۲ ۷۴۳ ۷۴۴ ۷۴۵ ۷۴۶ ۷۴۷ ۷۴۸ ۷۴۹ ۷۵۰ ۷۵۱ ۷۵۲ ۷۵۳ ۷۵۴ ۷۵۵ ۷۵۶ ۷۵۷ ۷۵۸ ۷۵۹ ۷۶۰ ۷۶۱ ۷۶۲ ۷۶۳ ۷۶۴ ۷۶۵ ۷۶۶ ۷۶۷ ۷۶۸ ۷۶۹ ۷۷۰ ۷۷۱ ۷۷۲ ۷۷۳ ۷۷۴ ۷۷۵ ۷۷۶ ۷۷۷ ۷۷۸ ۷۷۹ ۷۸۰ ۷۸۱ ۷۸۲ ۷۸۳ ۷۸۴ ۷۸۵ ۷۸۶ ۷۸۷ ۷۸۸ ۷۸۹ ۷۹۰ ۷۹۱ ۷۹۲ ۷۹۳ ۷۹۴ ۷۹۵ ۷۹۶ ۷۹۷ ۷۹۸ ۷۹۹ ۸۰۰ ۸۰۱ ۸۰۲ ۸۰۳ ۸۰۴ ۸۰۵ ۸۰۶ ۸۰۷ ۸۰۸ ۸۰۹ ۸۱۰ ۸۱۱ ۸۱۲ ۸۱۳ ۸۱۴ ۸۱۵ ۸۱۶ ۸۱۷ ۸۱۸ ۸۱۹ ۸۲۰ ۸۲۱ ۸۲۲ ۸۲۳ ۸۲۴ ۸۲۵ ۸۲۶ ۸۲۷ ۸۲۸ ۸۲۹ ۸۳۰ ۸۳۱ ۸۳۲ ۸۳۳ ۸۳۴ ۸۳۵ ۸۳۶ ۸۳۷ ۸۳۸ ۸۳۹ ۸۴۰ ۸۴۱ ۸۴۲ ۸۴۳ ۸۴۴ ۸۴۵ ۸۴۶ ۸۴۷ ۸۴۸ ۸۴۹ ۸۵۰ ۸۵۱ ۸۵۲ ۸۵۳ ۸۵۴ ۸۵۵ ۸۵۶ ۸۵۷ ۸۵۸ ۸۵۹ ۸۶۰ ۸۶۱ ۸۶۲ ۸۶۳ ۸۶۴ ۸۶۵ ۸۶۶ ۸۶۷ ۸۶۸ ۸۶۹ ۸۷۰ ۸۷۱ ۸۷۲ ۸۷۳ ۸۷۴ ۸۷۵ ۸۷۶ ۸۷۷ ۸۷۸ ۸۷۹ ۸۸۰ ۸۸۱ ۸۸۲ ۸۸۳ ۸۸۴ ۸۸۵ ۸۸۶ ۸۸۷ ۸۸۸ ۸۸۹ ۸۹۰ ۸۹۱ ۸۹۲ ۸۹۳ ۸۹۴ ۸۹۵ ۸۹۶ ۸۹۷ ۸۹۸ ۸۹۹ ۹۰۰ ۹۰۱ ۹۰۲ ۹۰۳ ۹۰۴ ۹۰۵ ۹۰۶ ۹۰۷ ۹۰۸ ۹۰۹ ۹۱۰ ۹۱۱ ۹۱۲ ۹۱۳ ۹۱۴ ۹۱۵ ۹۱۶ ۹۱۷ ۹۱۸ ۹۱۹ ۹۲۰ ۹۲۱ ۹۲۲ ۹۲۳ ۹۲۴ ۹۲۵ ۹۲۶ ۹۲۷ ۹۲۸ ۹۲۹ ۹۳۰ ۹۳۱ ۹۳۲ ۹۳۳ ۹۳۴ ۹۳۵ ۹۳۶ ۹۳۷ ۹۳۸ ۹۳۹ ۹۴۰ ۹۴۱ ۹۴۲ ۹۴۳ ۹۴۴ ۹۴۵ ۹۴۶ ۹۴۷ ۹۴۸ ۹۴۹ ۹۵۰ ۹۵۱ ۹۵۲ ۹۵۳ ۹۵۴ ۹۵۵ ۹۵۶ ۹۵۷ ۹۵۸ ۹۵۹ ۹۶۰ ۹۶۱ ۹۶۲ ۹۶۳ ۹۶۴ ۹۶۵ ۹۶۶ ۹۶۷ ۹۶۸ ۹۶۹ ۹۷۰ ۹۷۱ ۹۷۲ ۹۷۳ ۹۷۴ ۹۷۵ ۹۷۶ ۹۷۷ ۹۷۸ ۹۷۹ ۹۸۰ ۹۸۱ ۹۸۲ ۹۸۳ ۹۸۴ ۹۸۵ ۹۸۶ ۹۸۷ ۹۸۸ ۹۸۹ ۹۹۰ ۹۹۱ ۹۹۲ ۹۹۳ ۹۹۴ ۹۹۵ ۹۹۶ ۹۹۷ ۹۹۸ ۹۹۹ ۱۰۰۰ ۱۰۰۱ ۱۰۰۲ ۱۰۰۳ ۱۰۰۴ ۱۰۰۵ ۱۰۰۶ ۱۰۰۷ ۱۰۰۸ ۱۰۰۹ ۱۰۱۰ ۱۰۱۱ ۱۰۱۲ ۱۰۱۳ ۱۰۱۴ ۱۰۱۵ ۱۰۱۶ ۱۰۱۷ ۱۰۱۸ ۱۰۱۹ ۱۰۲۰ ۱۰۲۱ ۱۰۲۲ ۱۰۲۳ ۱۰۲۴ ۱۰۲۵ ۱۰۲۶ ۱۰۲۷ ۱۰۲۸ ۱۰۲۹ ۱۰۳۰ ۱۰۳۱ ۱۰۳۲ ۱۰۳۳ ۱۰۳۴ ۱۰۳۵ ۱۰۳۶ ۱۰۳۷ ۱۰۳۸ ۱۰۳۹ ۱۰۴۰ ۱۰۴۱ ۱۰۴۲ ۱۰۴۳ ۱۰۴۴ ۱۰۴۵ ۱۰۴۶ ۱۰۴۷ ۱۰۴۸ ۱۰۴۹ ۱۰۵۰ ۱۰۵۱ ۱۰۵۲ ۱۰۵۳ ۱۰۵۴ ۱۰۵۵ ۱۰۵۶ ۱۰۵۷ ۱۰۵۸ ۱۰۵۹ ۱۰۶۰ ۱۰۶۱ ۱۰۶۲ ۱۰۶۳ ۱۰۶۴ ۱۰۶۵ ۱۰۶۶ ۱۰۶۷ ۱۰۶۸ ۱۰۶۹ ۱۰۷۰ ۱۰۷۱ ۱۰۷۲ ۱۰۷۳ ۱۰۷۴ ۱۰۷۵ ۱۰۷۶ ۱۰۷۷ ۱۰۷۸ ۱۰۷۹ ۱۰۸۰ ۱۰۸۱ ۱۰۸۲ ۱۰۸۳ ۱۰۸۴ ۱۰۸۵ ۱۰۸۶ ۱۰۸۷ ۱۰۸۸ ۱۰۸۹ ۱۰۹۰ ۱۰۹۱ ۱۰۹۲ ۱۰۹۳ ۱۰۹۴ ۱۰۹۵ ۱۰۹۶ ۱۰۹۷ ۱۰۹۸ ۱۰۹۹ ۱۱۰۰ ۱۱۰۱ ۱۱۰۲ ۱۱۰۳ ۱۱۰۴ ۱۱۰۵ ۱۱۰۶ ۱۱۰۷ ۱۱۰۸ ۱۱۰۹ ۱۱۱۰ ۱۱۱۱ ۱۱۱۲ ۱۱۱۳ ۱۱۱۴ ۱۱۱۵ ۱۱۱۶ ۱۱۱۷ ۱۱۱۸ ۱۱۱۹ ۱۱۲۰ ۱۱۲۱ ۱۱۲۲ ۱۱۲۳ ۱۱۲۴ ۱۱۲۵ ۱۱۲۶ ۱۱۲۷ ۱۱۲۸ ۱۱۲۹ ۱۱۳۰ ۱۱۳۱ ۱۱۳۲ ۱۱۳۳ ۱۱۳۴ ۱۱۳۵ ۱۱۳۶ ۱۱۳۷ ۱۱۳۸ ۱۱۳۹ ۱۱۴۰ ۱۱۴۱ ۱۱۴۲ ۱۱۴۳ ۱۱۴۴ ۱۱۴۵ ۱۱۴۶ ۱۱۴۷ ۱۱۴۸ ۱۱۴۹ ۱۱۵۰ ۱۱۵۱ ۱۱۵۲ ۱۱۵۳ ۱۱۵۴ ۱۱۵۵ ۱۱۵۶ ۱۱۵۷ ۱۱۵۸ ۱۱۵۹ ۱۱۶۰ ۱۱۶۱ ۱۱۶۲ ۱۱۶۳ ۱۱۶۴ ۱۱۶۵ ۱۱۶۶ ۱۱۶۷ ۱۱۶۸ ۱۱۶۹ ۱۱۷۰ ۱۱۷۱ ۱۱۷۲ ۱۱۷۳ ۱۱۷۴ ۱۱۷۵ ۱۱۷۶ ۱۱۷۷ ۱۱۷۸ ۱۱۷۹ ۱۱۸۰ ۱۱۸۱ ۱۱۸۲ ۱۱۸۳ ۱۱۸۴ ۱۱۸۵ ۱۱۸۶ ۱۱۸۷ ۱۱۸۸ ۱۱۸۹ ۱۱۹۰ ۱۱۹۱ ۱۱۹۲ ۱۱۹۳ ۱۱۹۴ ۱۱۹۵ ۱۱۹۶ ۱۱۹۷ ۱۱۹۸ ۱۱۹۹ ۱۲۰۰ ۱۲۰۱ ۱۲۰۲ ۱۲۰۳ ۱۲۰۴ ۱۲۰۵ ۱۲۰۶ ۱۲۰۷ ۱۲۰۸ ۱۲۰۹ ۱۲۱۰ ۱۲۱۱ ۱۲۱۲ ۱۲۱۳ ۱۲۱۴ ۱۲۱۵ ۱۲۱۶ ۱۲۱۷ ۱۲۱۸ ۱۲۱۹ ۱۲۲۰ ۱۲۲۱ ۱۲۲۲ ۱۲۲۳ ۱۲۲۴ ۱۲۲۵ ۱۲۲۶ ۱۲۲۷ ۱۲۲۸ ۱۲۲۹ ۱۲۳۰ ۱۲۳۱ ۱۲۳۲ ۱۲۳۳ ۱۲۳۴ ۱۲۳۵ ۱۲۳۶ ۱۲۳۷ ۱۲۳۸ ۱۲۳۹ ۱۲۴۰ ۱۲۴۱ ۱۲۴۲ ۱۲۴۳ ۱۲۴۴ ۱۲۴۵ ۱۲۴۶ ۱۲۴۷ ۱۲۴۸ ۱۲۴۹ ۱۲۵۰ ۱۲۵۱ ۱۲۵۲ ۱۲۵۳ ۱۲۵۴ ۱۲۵۵ ۱۲۵۶ ۱۲۵۷ ۱۲۵۸ ۱۲۵۹ ۱۲۶۰ ۱۲۶۱ ۱۲۶۲ ۱۲۶۳ ۱۲۶۴ ۱۲۶۵ ۱۲۶۶ ۱۲۶۷ ۱۲۶۸ ۱۲۶۹ ۱۲۷۰ ۱۲۷۱ ۱۲۷۲ ۱۲۷۳ ۱۲۷۴ ۱۲۷۵ ۱۲۷۶ ۱۲۷۷ ۱۲۷۸ ۱۲۷۹ ۱۲۸۰ ۱۲۸۱ ۱۲۸۲ ۱۲۸۳ ۱۲۸۴ ۱۲۸۵ ۱۲۸۶ ۱۲۸۷ ۱۲۸۸ ۱۲۸۹ ۱۲۹۰ ۱۲۹۱ ۱۲۹۲ ۱۲۹۳ ۱۲۹۴ ۱۲۹۵ ۱۲۹۶ ۱۲۹۷ ۱۲۹۸ ۱۲۹۹ ۱۳۰۰ ۱۳۰۱ ۱۳۰۲ ۱۳۰۳ ۱۳۰۴ ۱۳۰۵ ۱۳۰۶ ۱۳۰۷ ۱۳۰۸ ۱۳۰۹ ۱۳۱۰ ۱۳۱۱ ۱۳۱۲ ۱۳۱۳ ۱۳۱۴ ۱۳۱۵ ۱۳۱۶ ۱۳۱۷ ۱۳۱۸ ۱۳۱۹ ۱۳۲۰ ۱۳۲۱ ۱۳۲۲ ۱۳۲۳ ۱۳۲۴ ۱۳۲۵ ۱۳۲۶ ۱۳۲۷ ۱۳۲۸ ۱۳۲۹ ۱۳۳۰ ۱۳۳۱ ۱۳۳۲ ۱۳۳۳ ۱۳۳۴ ۱۳۳۵ ۱۳۳۶ ۱۳۳۷ ۱۳۳۸ ۱۳۳۹ ۱۳۴۰ ۱۳۴۱ ۱۳۴۲ ۱۳۴۳ ۱۳۴۴ ۱۳۴۵ ۱۳۴۶ ۱۳۴۷ ۱۳۴۸ ۱۳۴۹ ۱۳۵۰ ۱۳۵۱ ۱۳۵۲ ۱۳۵۳ ۱۳۵۴ ۱۳۵۵ ۱۳۵۶ ۱۳۵۷ ۱۳۵۸ ۱۳۵۹ ۱۳۶۰ ۱۳۶۱ ۱۳۶۲ ۱۳۶۳ ۱۳۶۴ ۱۳۶۵ ۱۳۶۶ ۱۳۶۷ ۱۳۶۸ ۱۳۶۹ ۱۳۷۰ ۱۳۷۱ ۱۳۷۲ ۱۳۷۳ ۱۳۷۴ ۱۳۷۵ ۱۳۷۶ ۱۳۷۷ ۱۳۷۸ ۱۳۷۹ ۱۳۸۰ ۱۳۸۱ ۱۳۸۲ ۱۳۸۳ ۱۳۸۴ ۱۳۸۵ ۱۳۸۶ ۱۳۸۷ ۱۳۸۸ ۱۳۸۹ ۱۳۹۰ ۱۳۹۱ ۱۳۹۲ ۱۳۹۳ ۱۳۹۴ ۱۳۹۵ ۱۳۹۶ ۱۳۹۷ ۱۳۹۸ ۱۳۹۹ ۱۴۰۰ ۱۴۰۱ ۱۴۰۲ ۱۴۰۳ ۱۴۰۴ ۱۴۰۵ ۱۴۰۶ ۱۴۰۷ ۱۴۰۸ ۱۴۰۹ ۱۴۱۰ ۱۴۱۱ ۱۴۱۲ ۱۴۱۳ ۱۴۱۴ ۱۴۱۵ ۱۴۱۶ ۱۴۱۷ ۱۴۱۸ ۱۴۱۹ ۱۴۲۰ ۱۴۲۱ ۱۴۲۲ ۱۴۲۳ ۱۴۲۴ ۱۴۲۵ ۱۴۲۶ ۱۴۲۷ ۱۴۲۸ ۱۴۲۹ ۱۴۳۰ ۱۴۳۱ ۱۴۳۲ ۱۴۳۳ ۱۴۳۴ ۱۴۳۵ ۱۴۳۶ ۱۴۳۷ ۱۴۳۸ ۱۴۳۹ ۱۴۴۰ ۱۴۴۱ ۱۴۴۲ ۱۴۴۳ ۱۴۴۴ ۱۴۴۵ ۱۴۴۶ ۱۴۴۷ ۱۴۴۸ ۱۴۴۹ ۱۴۵۰ ۱۴۵۱ ۱۴۵۲ ۱۴۵۳ ۱۴۵۴ ۱۴۵۵ ۱۴۵۶ ۱۴۵۷ ۱۴۵۸ ۱۴۵۹ ۱۴۶۰ ۱۴۶۱ ۱۴۶۲ ۱۴۶۳ ۱۴۶۴ ۱۴۶۵ ۱۴۶۶ ۱۴۶۷ ۱۴۶۸ ۱۴۶۹ ۱۴۷۰ ۱۴۷۱ ۱۴۷۲ ۱۴۷۳ ۱۴۷۴ ۱۴۷۵ ۱۴۷۶ ۱۴۷۷ ۱۴۷۸ ۱۴۷۹ ۱۴۸۰ ۱۴۸۱ ۱۴۸۲ ۱۴۸۳ ۱۴۸۴ ۱۴۸۵ ۱۴۸۶ ۱۴۸۷ ۱۴۸۸ ۱۴۸۹ ۱۴۹۰ ۱۴۹۱ ۱۴۹۲ ۱۴۹۳ ۱۴۹۴ ۱۴۹۵ ۱۴۹۶ ۱۴۹۷ ۱۴۹۸ ۱۴۹۹ ۱۵۰۰ ۱۵۰۱ ۱۵۰۲ ۱۵۰۳ ۱۵۰۴ ۱۵۰۵ ۱۵۰۶ ۱۵۰۷ ۱۵۰۸ ۱۵۰۹ ۱۵۱۰ ۱۵۱۱ ۱۵۱۲ ۱۵۱۳ ۱۵۱۴ ۱۵۱۵ ۱۵۱۶ ۱۵۱۷ ۱۵۱۸ ۱۵۱۹ ۱۵۲۰ ۱۵۲۱ ۱۵۲۲ ۱۵۲۳ ۱۵۲۴ ۱۵۲۵ ۱۵۲۶ ۱۵۲۷ ۱۵۲۸ ۱۵۲۹ ۱۵۳۰ ۱۵۳۱ ۱۵۳۲ ۱۵۳۳ ۱۵۳۴ ۱۵۳۵ ۱۵۳۶ ۱۵۳۷ ۱۵۳۸ ۱۵۳۹ ۱۵۴۰ ۱۵۴۱ ۱۵۴۲ ۱۵۴۳ ۱

الدُّعْوَى لِحُجَّةٍ وَتَوَكَّلْ

كَلْبُ السُّكُونِ أَوْ حَلَّتْ

أَكْبَدُ لَا تَعْلَمُ

اور سب سے بڑا امر اس وقت

ہے ایسا قسم کھانے سے بچنا اور

کسے اس وقت کی حال ہوگا۔ اور

ساواں شہادہ علامہ صلیبی و علامہ محطی و علامہ شامی فرماتے ہیں

وَهُوَ وَجِيهَةٌ قَيِّنُحْرٌ عَلَى الْكُفَاةِ اور یہ کلام وجہ اور عمدہ توبہ ہے سات

جو بڑا سخت ہے۔ حرم پاک کی تعظیم و توقیر اور ذب و احترام بھی واجب ہے اور کسی

گناہ کا ارادہ بھی خطرناک ہے۔ ان سب کے پس نظر علماء کو اس میں اختلاف ہو کہ

بیرون حرم کا آدمی اگر حرم پاک میں سکونت اختیار نہ کرنا چاہے تو کیا حکم ہے؟

بعض شافعیہ نے بیان کیا کہ مستحب ہے۔ البتہ اگر گناہ میں پڑنے کا فن غالب ہو تو

نہیں۔ یہی امام ابو یوسف و امام محمد کا مذہب ہے۔ امام اعظم اور امام مالک کے

نزدیک مکروہ تحریمی ہے۔

صاحب فتح القدیر نے اقوال ائمہ و علماء اور احادیث ثواب و عقاب لکھنے کے

بعد فرمایا: ہاں! اللہ کے کچھ نیک، برگزیدہ، مخلص بندے ایسے ہیں جو سکونت حرم

کے اہل اور عنایت و عنایت کے اضافہ کی فضیلت اس احتیاط کے ساتھ حاصل کرنے والے

ہیں۔ ان سے کہنی ایسی بات نہ ہو جس سے ان کی نیکیاں بر باد جائیں۔ اس عبارت

کے بعد فرمایا: مگر ایسے لوگ کم سے کم ہیں۔

قاضی برہنہ علی رحمۃ اللہ کا اس عبارت سے استدلال یہ ہے کہ فقہی احکام میں

غالب اکثر کا غلط ہوتا ہے۔ کیونکہ دل کی اچھائی یا برائی پوشیدہ چیز ہے۔ اور

نفس جو صلاح و نیکی اور خطرات کو بسلاامت عبور کر لینے کا مدعی ہو، سخت جھوٹا ہے۔

وَيَزَكِّي السَّقِيمَ بِالتَّوْقِيقِ -

مکروہ ہونا کہا جائے گا اور اپنے اوپر
اعتماد کی قید (نگاہ غیر مکروہ بتانا) چھوڑ
دیا جائے گا۔ (مترجم)

نیک اور بد میں فرق مشکل ہے

منطقی شرح ملتی میں ہے :

أَمَّا مَنْ كَانَ يَخْتَلَفُ فِيهِمْ
فَنَادَوْا فِي هَذَا الزَّمَانِ فَلَا يُفْرَدُ
بِحُكْمٍ لِحَدَجِ التَّمْيِيزِ بَيْنَ
الْمُصْلِحِ وَالْمُقْسِدِ
رہے وہ جو ان کے برخلاف ہیں تو اس
زمانے میں وہ نادر ہیں۔ لہذا ان کے لئے
کوئی الگ حکم نہ ہوگا۔ کیونکہ یہ اختیار کرنا
دشوار ہے کہ مصلح کون ہے اور مفسد کون؟
(مترجم)

۱ صاحب درمختار علاء الدین محمد بن علی حصکفی نے فرمایا امتحا، وَلَا تَكْرُكُ الْمُجَاوِزَةَ
بِالْمَدِينَةِ وَكَذَا ابْنُكَ لَيْسَ يَشُقُّ بِنَفْسِهِ (درمختار ج ۱۱۳ مطبع نوکشتور
لاہور) مدینہ میں سکونت اختیار کرنا مکروہ نہیں۔ یوں ہی مکہ میں۔ اس کے لئے جو
اپنے نفس پر بھروسہ رکھتا ہو۔ اسی عبارت کے پیش نظر درمختار کے تینوں محشی
علماء سادات نے فتوح القدر کی مذکورہ بالا عبارت نقل کر کے فرمایا کہ جب نفس کا یہ حال
ہے تو اس کا کیا بھروسہ؟ لہذا اسکو نیتِ حرم کو صاف صاف مکروہ کہا جائے گا۔ ۱۳۔

۲ یہ عبارت نفقہ طلب علم سے متعلق ہے۔ باپ پر نادر نابالغ اولاد کا نفقہ واجب ہے۔
یوں ہی ان نابالغ اولاد کا جو کم سن سے عاجز ہوں۔ اگر کوئی بالغ فرزند ایسا ہے جو کم سن
پر قادر ہے مگر طلب علم دین میں مشغول ہے تو اس کا خرچ باپ پر واجب ہے یا نہیں؟

تشریح باب میں ہے :

لَوْ كَانَتْ الْإِثْمَةُ فِي زَمَانِنَا وَ
تَحَقَّقَ لَهَا سَائِلُ الصَّوْحَايَا حَرَمٌ مَدَّ
أَكْرَامُ جِهَارِ سَائِلِ مَوْتِ بَوْنِ
حالت کی انتہی تحقیق ہو جائے تو وہ بھی نہ سخت
ہو سکتے ہیں

غریبوں کے لئے زیارت قبور کی ہدایت

۱۔ زیارت قبور سے مطمحہ اس وقت نکلتی ہے جب احیاء قرمائی علماء کو

بسم اللہ الرحمن الرحیم (بعض نے کہا واجب ہے بعض نے کہا جائز ہے۔ جن علماء نے واجب کہا اس لئے کہ اس آیت میں ہے "وَلَا تَقْرَأُوا لَهُمْ" اور واقعی "طالب علم" جو روزہ اس کا نفقہ یا پر واجب نہیں۔ صاحب قیام وقیام صاحب صفحہ زمانہ ہے کہ اگر طلبہ رشہ و صراح والے ہیں۔ و حکم اکثر ہی کے اعتبار سے ہوتا ہے لہذا مہلک کہا جائے گا کہ باپ پر طالب علم کا نفقہ واجب نہیں، و فضل بریلوی کا استدلال میں لیتے ہی سے ہے کہ حکم باقیہ یا اکثر ہو کر ملے ہے۔

رہا یہ۔ وہ جو حاضر میں حکم کیا ہونا چاہیے تو راقم کے خیال میں اس کی تحقیق و تفصیل کی ضرورت ہے۔ کیونکہ اب فقہ کی کئی قسمیں اور مختلف مائتیں ہیں۔ اور ہی اب علم دین کے لئے عمارات زمانہ بھی مختلف ہیں۔ ۱۲ (۲)

۲۔ علامہ ترمذی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا یہ ارشاد اسی بخوار حرم کے مسئلہ سے متعلق ہے یہ سب کوئی حرم سے بارے میں کہ فضل بریلوی علیہ الرحمہ کا مفصل عربی رسالہ "صَيْقَلُ الدِّينِ عَنْ أَحَدِ أَهْلِ حَجَّاءِ وَرَدِ حَجَرِ عَدْنِ" دیکھنا چاہیے۔
یہ فتاویٰ رضویہ جلد پہلے درجہ میں شامل ہے۔

اختلاف ہو کہ عورتیں بھی اس رخصت میں داخل ہوئیں یا نہیں عورتوں کو خاص ممانعت میں حدیث :

لَعَنَ اللَّهُ الزَّائِرَاتِ الْقُبُورَ .

یعنی اللہ قبروں کی زیارت کرنے والیوں پر لعنت کرے۔ (مترجم)
سے قطع نظر کر کے تسلیم کیجئے کہ عورتوں کو بھی شامل ہوئی۔ مگر جس قدر
اول کی عورتوں کو جن میں حضور مساجد و جمعہ و عیدین کی اجازت بلکہ حکم تھا
جب زمانہ فساد آیا۔ ان ضروری تاکید کی حاضرین سے عورت کو ممانعت
ہو گئی تو اس سے یقیناً بدرجہ اولیٰ۔

اسی غنید کے اسی صفحہ ۵۹۵ میں اسی آپ کی عبارت منقولہ سے پہلے
اس کے متصل ہے۔

يَبْغِي أَنْ يَكُونَ الشَّرِيَّةُ
مُخْتَصًّا بِزَمَنِهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيْثُ كَانَ يُبَاحُ لَهُنَّ
الْخُرُوجُ إِلَى الْمَسَاجِدِ وَالْأَعْيَادِ
وَعَيَرُوهُ إِلَهُ وَأَنْ يَكُونَ فِي
زَمَانِنَا لِلتَّحْرِيمِ دَالِمًا

ممانعت کا تنزیہی ہونا حضور صلی اللہ
علیہ وسلم کے زمانے سے خاص ہونا چاہئے
جب کہ عورتوں کے لئے مسجدوں، عیدوں
وغیرہ میں حاضر ہونا مباح تھا اور ہمارے
زمانہ میں تو تحریمی ہونا مناسب ہے۔
(مترجم)

نماز کیلئے عورتوں کا نکلنا مکروہ ہے تو قبرستان جانے کا کیا حال ہوگا

اسی معنی جلد چہارم میں آپ کی عبارت منقولہ سے چند سطریں پہلے امام ابو عمر سے ہے :
وَلَقَدْ كَرِهَ الْأَكْثَرُ الْعُلَمَاءُ خُرُوجَهُنَّ
إِلَى الصُّوَرِ فَلَقِيَ إِلَى الْمَقَابِرِ
اکثر علماء نے تو نمازوں کے لئے عورتوں
کا نکلنا مکروہ رکھا۔ تو قبرستانوں کو

مَا أَضْرَبْتُمْ قَوْلَكُمْ بِفَرْصَةِ الْجُمُعَةِ
عَنْهُنَّ إِلَّا قِيلًا عَلَىٰ مَسَافِهِتٍ
عَنِ الْخُرُوجِ فَمَا عَذَابُكُمْ
اس کے علاوہ سے بھی روکا جائیگا۔
ہر کتاب میں توفیق بہت واضح ہے جو از نفس مسئلہ کافی قاتلہ حکم ہے اور

یہ ایک سوال کا جواب ہے کہ جن کتابوں میں عورتوں کے لیے زیارت قبار
مکروہ ثابت کیا ہے اور بعض میں حلال تو دونوں میں مطابقت کیسے ہوگی۔
ایک عمدہ تطبیق تو اس کے تحت آ رہی ہے، یہاں بتایا ہے کہ عورتوں کے لیے
تطبیق اس طرح ہے کہ حالات و عوارض سے قطع نظر خود مسئلہ زیارت قبار
دیکھ کر تو زیارت عورت کے لیے بھی جائز ہے، لیکن عورتوں اور زمانہ کے حالات و
عوارض پر نظر کیجئے تو ناچیز ہے۔ درہ عوارض ایسے ہیں جو اکثر و بیشتر پائے جاتے
ہیں مثلاً وہ مادران سے محفوظ رہنے کی صورت ملتی ہوگی۔ لہذا فقہی حکم یہی ہوگا
کہ عورتوں کے لیے (سوائے زیارت روضہ اور کسے دیگر) مزارات کی حاضری ناجائز
ہے۔ کیونکہ فقہ کا حکم اکثر ہی کے خلاف سے ہوتا ہے۔ ایسی بہت سی مثالیں ہیں کہ
فقہی کتابوں میں خاص قیدوں کے ساتھ کسی امر کو جائز لکھا گیا۔ اور اس حکم کو اگر کو
اہل تصبیح نے بعد کی کتابوں میں مجمع و درست بھی بتایا۔ مگر حالات زمانہ دیکھ کر علماء
نے اس سے مطلقاً ممانعت فرمائی۔ مصنف علیہ الرحمۃ نے یہاں اس کی چند
مثالیں صراحتہ سنائی ہیں۔

۱۔ جو اہرام حرم پاک میں سکونت کا حکم فتح القدیر کی عبارت سے گزرا کہ یہ اکثر و گوں
کے احوال کے لیے ناجائز ہے کیونکہ عموماً زیادہ دن رہنے کے بعد حرم کی
مقام تفسیر و توفیر نہ کیا میں گئے۔ غافل ہو کر خط بھی کر بیٹھیں گے۔ نتیجتاً ثواب
۱۔ تو بھی منہور

ممانعت بوجہ عارض غالب تو فتویٰ نہ ہو گا۔ مگر منع مطلق پر۔ فقہ میں اس کے نظام
بکثرت ہیں کہ برعایت قیود حکم جواز اور اس کی تصریح تک کتب میں مُصرّح اور

(سلسلہ صفحہ سابق) ضائع، گناہ لازم۔ اور ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ نے تو یہ فرمایا کہ
اگر ائمہ کرام ہمارے زمانے میں ہوتے اور ہمارا حال ان پر کھلتا تو وہ تمام حضرات
بلا اختلاف سکونت حرم کو صاف صاف حرام کہتے۔

(۲) شہروں میں عام لوگوں کے نہانے کے لیے گرم پانی کے انتظام کے ساتھ مکانات
بنے ہوتے ہیں جنہیں ”حمام“ کہتے ہیں۔ ان ہی حماموں میں عورتوں کا نہانا ناجائز
کہا گیا۔ کیونکہ وہاں بے پردگی کا لازمی اندیشہ ہے بلکہ اکثری وقوع ہے۔ یہاں
بھی اکثر ہی کے لحاظ سے عام حکم کہ دیا گیا ہے۔ اس بارے میں آگے درختار کی
عبارت ہے۔

(۳) نفقہ طالب علم۔ باپ پر بالغ طالب علم فرزند کا نفقہ واجب ہے یا نہیں؟ اس سے
متعلق درّ منقہ کی عبارت گزری۔ جس میں اکثر ہی کے حالات کی بنیاد پر حکم
جاری کیا گیا ہے۔

(۴) شطرنج کھیلنا۔ بعض لوگوں نے اس لحاظ سے اس کو جائز کہا کہ اس سے باریک بینی
دور اندیشی پیدا ہوتی ہے۔ جنگی داؤں سمجھنے اور چلانے میں مدد ملتی ہے۔ یہ حکم بھی
اس شرط و قید کے ساتھ کہ اس میں ہار جیت نہ ہو۔ کوئی نماز وقت سے مؤخر نہ ہو۔
فحش گوئی اور کسی ممنوع چیز کا ارتکاب نہ ہو۔ ہمارے ائمہ کرام نے احادیثِ کبرہ
اور حالاتِ اکثر کے پیشِ نظر یہی حکم دیا کہ شطرنج کھیلنا مطلقاً حرام اور گناہِ کبیرہ
ہے۔ فاضل بریلوی قدس سرہ نے اس سے متعلق کافی جامع الرموز اور رد المحتار
کی عبارت پیش کی۔

حاصل کلام یہ کہ حکم فقہ باعتبار اکثر ہوتا ہے اور جہاں عورتوں کیلئے زیارتِ قبور

نظر بحال زمانہ حکم علماء متفق مطلقاً ہے جو احرام و دخول زناں بہ حرام و نفقہ طالب علم و لعب شطرنج و غیر ذلک اول و سوم کی عبادت گذریں۔ در مختار میں در بارہ دوم ہے۔

فِي زَمَانِنَا لَا شَكَّ
فِي الْكَرَاهَةِ
کافی و جامع الرموز و رد المحتار میں در بارہ اخیر ہے۔

هُوَ حَرَامٌ وَ كُنْزُهُ عِنْدَنَا
وَفِي آبَائِهِمْ إِيْعَانَةُ الشَّيْطَانِ
عَلَى الْإِسْلَامِ وَ الْحُسْبَانِ
ہمارے نزدیک تو شطرنج کھیلنا حرام اور
گناہ کبیرہ ہے اور سے جائز نہ کھنسر سے
شیف و ساسنوں کے خلاف مدد دینا ہے

فقہ کا حکم غالب کے اعتبار پر ہوتا ہے

(۶) اس تقریر سے اس کا جواب واضح ہو گیا کہ اگرچہ ایسی عورت ہزاروں میں ایک ہو جیسی ہزاروں میں ہزار ہوں جب بھی معتبر نہیں کہ حکم فقہ یا اعتبار

بسنہ سنی سابق کو جائز کہا گیا ہے تو اکثری حالات و عوارض کے پیش نظر نہیں بلکہ صرف اس پر نظر کرتے ہوئے قبروں کی زیارت اچھی چیز ہے۔ دنیا سے بے رغبت کرتی ہے آخرت کو یاد دلاتی ہے۔ یہ بھی ان قیود کے ساتھ کہ بے صبری، آہ و زاری وغیرہ ممنوعات کا ارتکاب نہ کریں۔

اور یہاں نا جائز کہا گیا تو زمانہ اور عورتوں کے عمومی حالات پر نظر کرتے ہوئے اور فقہ حکم اکثری کے لحاظ سے تو اسے تو فتویٰ اسی پر ہو گا کہ عورتوں کے لئے زیارت قبور کو جائز مطلقاً ناجائز ہے۔ ۱۳ ہجری ۱۲۰۰

غالب کے ہوتا ہے نہ کہ ہزاروں میں ایک۔ یہیں سے برائیوں کا حال کھل گیا۔ دس ہزار برائیاں مردار مینڈھے، دینے، بکرنے کی ہوں اور ان میں دس ہزار مذبح جانوروں کی تختہ ہوں۔ بیس ہزار حرام ہیں۔ یہاں تک کہ ان میں تھکری کر کے جس کی طرف حلت کا خیال جمے اسے کھانا بھی حرام نہ کہ دس ہزار میں ایک۔

در مختار میں ہے:

تَعْتَبِرُ الْعَلْبَةُ فِي آوَابِ
طَاهِرَةٍ وَنَجَسَةٍ وَمَيْتَةٍ وَذَكَاةٍ
فَإِنَّ الْأَعْلَبُ طَاهِرٌ أَوْ بِالْعَكْسِ
وَالسَّوَاءُ لَا۔

پاک و ناپاک برتنوں اور مردار و مذبح جانوروں میں غلبہ کا اعتبار کیا جائے گا۔ اگر اکثر پاک ہوں تو تھکری کرے اور بعد ہر دل جمے کہ یہ پاک ہے اسے استعمال کرے لیکن اگر اکثر ناپاک ہوں یا دونوں برابر ہوں تو تھکری نہ کرے کیونکہ ان دونوں صورتوں میں سب ناپاک قرار دیئے جائیں گے (مترجم)

ہاں ایک حلال جدا ممتاز معلوم ہو تو کثرت حرام سے اس پر کیا اثر ہوگا

۲۔ شرعی طور پر ذبح کیا ہوا۔ ایک دوسرے سے ملا ہوا۔ خلط ملط۔
۳۔ طلب ماہوا حرجی۔ اپنے دل کی رائے معلوم کرنا کہ کسی دوا چند میں مناسب و لائق اور درست کیا ہے؟ ۱۲۔

۴۔ یہاں یہ حال نہیں کہ کسی ایک کا اندیشہ فتنہ سے مامون و محفوظ ہونا قطعی طور پر معلوم ہو۔ یہاں تو ساری عورتوں کے بارے میں کلام ہے کسی کے دل میں کیا ہے کچھ پتہ نہیں۔ دل کی اچھائی، برائی تو پوشیدہ چیز ہے اور اتنا نہ مشکل و دشوار (باقی اگلے صفحہ پر)

سُن چکے کہ فساد و ملاحِ قُب صنف و تمیز متعذر نہا بسرور طاعتی کی عبارت ابھی
گزری۔ پھر غلبہ فساد متیقن۔ تو قطعاً مطلقاً حکم ممانعت سختین جیسے وہ
بیسویں ہزار برائیاں سب حرام ہوئیں۔ حالانکہ ان میں یقیناً دس ہزار
حلال تھیں۔ یہی مسلک ائمہ کے کلام چلے۔
یعنی شرح جاری جلد سوم کی عبارت آپ کے نقل کی اس میں نہ زنا نہ

نہ عورتیں تو ہزار کی چیز پر قیاس کیسے ہو سکتا ہے جس کا الگ ممتاز طور پر حلال
ہونا قطعاً معلوم ہے۔ ہر جب اگر عیالوں میں فساد و خرابی کا جو یقینی ہے واسطہ
شریعت کے مطابق ممانعت کی تعیین سے جیسے دس ہزار برائیوں میں دس ہزار
نایاب برائیاں مل جائیں اور یہ نہ چلے کہ کوئی ایک ہے، کون نایک، تو بیسیوں
ہزار حرام ہیں۔

۱۔ فاضل سائل نے علامہ محمود عینی حنفی کی کتاب عمدة القاری شرح بخاری کی ایک
جگہ نقل کر کے استدلال کرنا چاہا تھا کہ نہ نعت صرف ان فاسدہ عورتوں
کے لئے ہے نہ سب کے لئے نہیں۔ امام احمد رضا علیہ الرحمۃ اس کے جواب میں فرما رہے
ہیں کہ عینی میں ممانعت فاسدہ عورتوں کے ساتھ خاص نہیں کی ہے۔ اپنی نقل کی ہوئی
عبارت کے ایک صفحہ پہلے دیکھئے جہاں انہوں نے حکم شہادت کیا ہے وہاں بھی عورتوں
کے لئے ممانعت لکھی ہے اور بتایا ہے کہ ممانعت کی وجہ ہی فتنہ کا پیش ہے۔
یہ نہیں کہ بدکاری و فتنہ واقع ہو چکی ممانعت ہو۔

اور آپ نے علامہ عینی کی جو عبارت نقل کی ہے اس میں تو فساد و خرابی کے لحاظ سے
عورتوں کی سو قسموں کا بیان ہے جن میں دو مغنیہ گانے والی اور ولالہ (دریانی بن کر
دو میں برائی یا برائی کا رابطہ پیدا کرنے والی) ہیں۔ پھر بیان کیا ہے کہ ان کے علاوہ اور بھی
خلاف شرع قسمیں ہیں۔ آپ کے منقول عبارت میں یہ کہاں ہے کہ ممانعت صرف ان ہی
فتنہ گر اور فساد و خرابی عورتوں کے لئے خاص ہے؟ ۲۔ ۲۱

سے حکم خاص ہے۔ نہ منیۃ و دلالت کی تخصیص۔ اس میں سولہ صنف فساد و زنان
تو بیان کیں۔ جن میں دو یہ ہیں۔ اور فرمایا ”اس کے سوا اور بہت سے اصناف
قواعد شریعت کے خلاف۔“

حنفی علمائے حکم مطلق رکھا ہے کہ فتنہ برپا کرنا یالی عورتوں کے خاص

اور بتایا کہ ام المؤمنین اپنے ہی زمانہ کی عورتوں کو فرماتی ہیں کہ ان میں بعض
اُسر حادث ہوئے۔ کاش ان حادثات کو دیکھتیں کہ جب ان کا ہزارواں حصہ
نہ تھے۔ اپنی عبارت منقولہ سے ایک ہی ورق پہلے دیکھئے جہاں انہوں نے
اپنے ائمہ حنفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا مذہب نقل فرمایا ہے کہ حکم مطلق رکھا ہے کہ زنان
فتنہ کر سے خاص اور اس کی علت خوف فتنہ بتائی ہے۔ کہ خاص وقوع یہی بعینہ نص
ہلکہ ہے۔

مِکْرَدُ لَهُنَّ حُضُورُ الْحِسَا عِي يُغْنِي ۥ عورتوں کیلئے جماعت کی حاضری مکروہ ہے یعنی
لَشَوَابٍ مِنْهُنَّ لِمَا فِيهِ مِنْ خَوْفِ الْفِتْنَةِ ۥ جوان عورتوں کیلئے۔ کیونکہ اس فتنے کا اندیشہ ہے
ہاں باجن سے وقوع ہو رہا ہے جیسے زنان مبصران کیلئے حرام بدرجہ اولیٰ
بتایا گیا ہے کہ جب خوف فتنہ پر ہمارے ائمہ مطلقاً حکم حرمت فرما چکے تو جہاں
فتنہ پورے ہیں وہاں کا کیا ذکر۔

عورت کیلئے جماعت میں شمولیت مکروہ ہے

عبارت عینی یہ ہے:

قَالَ صَاحِبُ الْإِهْدَايَةِ مِکْرَدُ لَهُنَّ حُضُورُ ۥ صاحب ہدایہ نے فرمایا ”عورتوں کیلئے جماعتوں
والجماعات قَالَتْ سَتَرُاحُ يُغْنِي الشَّوَابَ ۥ کی حاضری مکروہ ہے۔“

فِيهِمْ وَقَوْلُ الْجَمَاعَةِ يَتَّبِعُونَ
الْجَمْعَ وَالْأَعْيَادَ وَالْكَسُوفَ وَالْإِسْتِقَاءَ
وَعَرِثَ أَشْأَفِي يَبَاحُ لَهُنَّ الْخُرُوجُ
قَالَ أَصْحَابُنَا لَا تَنْفِرُ وَخُرُوجُهُنَّ
خَوْفُ الْفِتْنَةِ وَهُوَ سَبَبٌ لِلْحَرَامِ
وَمَا يُقْضَى إِلَى الْحَرَامِ حَرَامٌ فَعَلَى
هَذَا قَوْلُهُمْ بَيِّنَةٌ مُرَادُهُمْ
يُحَرِّمُ لَا سَتِيْمًا فِي هَذَا الزَّمَانِ
يَشُوِّعُ الْفَسَادَ فِي أَهْلِهِ.

بعض شائین نے کہا یعنی جو ان عورتوں
کے لئے مصنف کا قول جماعتوں جمعہ
عیدین، کسوف، استقیا سب کو شامل ہے۔
امام شافعی سے مروی ہے کہ عورتوں کیلئے
جماعت میں نہ ناجائز ہے۔ ہمارے لوگوں نے
کرہت کی دلیل یہ دی ہے کہ عورتوں کے
لگنے میں فتنے کا اندیشہ ہے اور یہ مطلقاً ایک
حرام کا سبب ہے۔ اور ہر کام حرام تک
پہنچانے والے ہوں وہ حرام ہی ہیں۔ اس کے
پیش نظر مکر وہ "سے ہمارے علماء کی مراد
ہے حرام خاص کر اس زمانے میں۔ اس لئے کہ
اب اہل زمانہ میں فساد اور بڑی عام ہے (ترجمہ)

پھر اسی صفحہ پر عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا جمعہ کے دن عورتوں
کو کنکریاں مارنا مسجد سے نکالنا اور امام اجل ابراہیم نخعی تابعی کا اپنے یہاں
کی مستورات کو جمعہ و جماعت میں نہ جانے دینا ذکر کیا۔ کما تقدم عنایہ
سے گزر کہ امیر المومنین فاروق اعظمؓ نے عورتوں کو حضورؐ سے منع کیا۔

عورتوں کیلئے زیارتِ قبور کی ممانعت عام ہے

کیا مدینہ طیبہ کی وہ یہبیاں کہ صحابیات و تابعیات تھیں اور ان امام
اجل تابعی کی مستورات معاذ اللہ فتنہ گرد اہل فساد تھیں؟ ہاں شاہر گز نہیں۔

اعلیٰ ماؤنہ تعالیٰ القریب آتا ہے۔ امام عینی نے یہاں اس سے تعرض نہ فرمایا
کہ اسی حدیث کے بجائے ٹیڑھ ہو رتی پہلے اپنے مذہب اور اپنے آئمہ کا ارشاد
تاکے تھے۔

بیارت قبور کی عورتوں کو اس وقت اجازت تھی جب سجدہ میں ان کا بانا میل تھا

اجازت غلبہ کے لئے لقا کا۔ اس سے اوپر کی سطر دیکھئے کہ اجازت

اس سے صغیر شدہ۔۔۔ صراحہ نہیں۔۔۔ دوسرے جواب۔ کہ حضرت فاروق اعظم حضرت عبداللہ
بن عمر اور ایک جیل القدر تاحی رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے اپنے زمانہ اور اپنے گھر کی عورتوں
کو روکا جب دو بیہواہ اور تابعین میں حالت بدل گئی اور عورتوں کو روکا گیا تو کیا اس زمانے
کی عورتیں ان زمانوں کی عورتیں تھیں؟ ہیں کہ ان سے اندیشہ تھا، ان سے اندیشہ نہیں
تھا وہ روٹی گئی تو انہیں بدرجہ اولیٰ روکا جائے۔

تیسرا جواب یہ آ رہا ہے کہ ہم نے مانا عورت صاف زہار سہ ہے۔ اس سے اندیشہ
فتنہ نہیں، مگر فتنہ یہیں تک محدود نہیں، فتنہ ایک اور ہے جو اس سے بھی سخت ہے۔
ماستقوں، بدکاروں کی طرف سے عورت پر فتنے کا اندیشہ ہے، جیسا کہ اس زمانے پر بقرہ
روز مرہ ہے یہاں عورت کی مکی و پارستانی کیا کام دے گی؟ اس فتنہ کا کیا علاج؟ بحال
عورت سے اندیشہ ہو یا عورت پر اندیشہ ہو دونوں خطرناک ہیں۔ لہذا ممانعت ضرور ہوگی۔

کاش اگر عورتیں احکام اسلام پر عمل پیرا ہو کر اندرون خانہ رہ کر اپنی پاک دامنی محفوظ
رکھیں تو بدعوا شوں، آوارہ گردوں کو عصمت درمی اور ظلم و ستم کے یہ مواقع فراہم نہ ہوتے
جن پر آج بار بار احتجاج ہو رہا ہے اور کوئی حل نظر نہیں آتا۔ خود عورتیں اپنے کو اسلامی شریعت
کے دائرے میں رکھیں تو بڑی حد تک امن اور بہت سے فتنوں کا سدباب ہو جائے۔ ورنہ
باقی ملے صفر پر،

اس وقت تھی جب انہیں مسجدوں میں جانا مباح تھا۔ اب مسجدوں کی ممانعت دیکھئے۔
سب کو ہے یا زنانِ فتنہ کہ کو؟ اس کے ساتھ سطر بعد کی عبارت دیکھئے۔

يَعْتَدُ الْمَعْنَى الْحَادِثُ
بِاخْتِلَافِ الزَّمَانِ الَّذِي بِسَبَبِهِ
كَيْ لَا تَهْنُ حُضُورُ الْجُمُعِ وَ
الْجَمَاعَاتِ الَّتِي أَنْشَأَتْ
إِلَيْهِ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى
عَنْهَا يَقُولُهَا لَوْ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى
مَا أَحْدَثَ النِّسَاءُ بَعْدَهُ لَمَنْعَهُنَّ
كَمَا مَنَعَتْ نِسَاءَ بَنِي إِسْرَائِيلَ
وَإِذَا قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ
تَعَالَى عَنْهَا هَذَا عَنْ نِسَاءٍ
رَمَاهُنَّ فَمَا ظَنُّكَ بِنِسَاءٍ
رَمَاهُنَّ نَا -

اس کی تائید تبدیلیِ زمانہ سے پیدا ہونے
والا وہ معنی کر رہا ہے جس کے سبب
عورتوں کے لیے جمعہ و جماعات کی
حاضری مکروہ ہوئی۔ جس کی طرف حضرت
عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اپنے
اس قرآن سے اشارہ کیا کہ "اگر رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یہ حالت دیکھتے
جو عورتوں نے ان کے بعد پیدا کر لی ہے
تو انہیں روک دیتے۔ جیسے بنی اسرائیل
کی عورتیں روک دی گئیں" جب عائشہ
رضی اللہ تعالیٰ عنہا اپنے زمانے کی عورتوں
کے بارے میں یہ فرما رہی ہیں تو ہمارے زمانے
کی عورتوں کا کیا حال ہوگا؟ (مترجم)

دیکھئے: اسی منبع مساجد سے سنتی جس کا حکم عام ہے تو بلا فی حدود و جہت

(سلسلہ صفحہ گذشتہ) اسلامی شریعت کے ٹھکرانے کا انجام اور بھی افسوس ناک
ہو سکتا ہے۔ خدا ہدایت دے اور حفاظت فرمائے۔ ۱۲۔ لہ چھپرہ نابیش آتا ۱۳۔
لہ تہ فاضل سائل نے غنیۃ المستملی کی عبارت نقل کر کے اس سے بھی استدلال کرنا چاہا
تھا۔ امام احمد رضا علیہ الرحمۃ نے سائل کو اس سے آگے پیچھے کی عبارت دکھائی اور بتایا
(باقی اگلے صفحہ پر)

مِنَ الْفَسَادِ ۖ فَمِنْهُ بَعْضٌ لِّیْ مُرَادٍ ۖ وَاسْمٰی سَمِیْخٌ کُلُّ مُسْتَفَادٍ ۚ وَکَ صَرَفٌ
فَسَادٍ ۚ وَبِیْنَ یَقْصَرُ ۚ اِشَادٍ ۚ

قبروں پر جانے والی عورت مستحق لعنت ہے

۱۔ غنیہ نے ان دونوں عبادتوں کے بیچ میں آپ کی منتقلی کردہ متصل بحوالہ مائتار خانہ) یہ شخصی ہے جو کچھ نقل ہے وہ بھی ملاحظہ ہو،

(بسم اللہ الرحمن الرحیم) کہ صاحب غیب نے اس قدر کی اجازت بیان کی ہے جب عورتوں کے لئے مسجد رفتہ جائز تھی۔ مگر پتہ نہ ملتا ہے تو وہ بھی عورتوں کی زیارت قبر کو جائز نہ مانتے ہیں۔ ردِ دلیل میں یہی پیش کرتے ہیں کہ عورتوں کو مسجدوں کے حاضری سے ممانعت ہوئی تو قبروں کی حاضری سے بھی ممانعت ہوگی۔ اب دیکھئے یہ سنا کہ حاضری سے ممانعت سب کے لئے ہے یا بعض کے لئے؟ جب ساریوں سے ممانعت ہے ممانعت سب کے لئے ہے تو قبروں کی حاضری سے ممانعت بھی سب کے لئے ہوگی۔

ب۔ آپ متفقہ عبارت پر غور کیجئے: عِبَارَتُ هِيَ: اِلْمَا فِي خُرُوجِ جِهَنَّمَ مِنْ اُتَمَّ (کیونکہ ان عورتوں کے نکلنے میں ترائی ہے) ظاہر ہے کہ یہ فسادِ خضراوی دنیا کی تمام عورتوں میں نہیں، صرف بعض میں سے۔ تو معلوم ہوا کہ صاحب غیب قسادی بعض ہی کے سبب سب کی حاضری کو ممنوع قرار ہے ہیں۔ کیونکہ انہوں نے ممانعتِ مسجد سے استدلال کیا یہ جو سب کے لئے ہے۔ تو یہ حاضری قبر کو ممانعت بھی سب کے لئے ہوگی۔

ایسا نہیں کہ ان کا ارشاد صرف فسادِ خضراویوں پر محدود ہے۔

وَالْفُسَادِ فِي مِثْلِ هَذَا وَإِنَّمَا
يُسْأَلُ عَنْ يَتَقَدَّرُ مَا يَلْحَقُهَا
مِنَ اللَّعْنِ فِيهَا وَأَعْلَمُ أَنَّهَا
كُلَّمَا قَصَدَتْ الْخُرُوجَ كَانَتْ
فِي لَعْنَةِ اللَّهِ وَمَذَكَّتْهُ وَإِذَا خَرَجَتْ
تَحَفُّهَا الشَّيَاطِينُ مِنْ كُلِّ
جَانِبٍ وَإِذَا أَتَتْ الْقُبُورَ يُلْعَنُهَا
رُوحُ الْمَيِّتِ وَإِذَا رَجَعَتْ كَانَتْ
فِي لَعْنَةِ اللَّهِ ۝

عدم جواز نہیں پوچھتے۔ یہ پوچھو کہ اس
میں عورت پر کتنی لعنت پڑتی ہے جب
گھر سے قبور کی طرف چلنے کا ارادہ کرتی
ہے۔ اللہ اور قرشتوں کی لعنت میں
ہوتی ہے جب گھر سے باہر نکلتی ہے۔
سب طرفوں سے شیطان اسے گھیر لیتے
ہیں۔ جب قبر تک پہنچتی ہے میت کی
روح اس پر لعنت کرتی ہے۔ جب واپس
آتی ہے اللہ کی لعنت میں ہوتی ہے۔

ملاحظہ ہوا استنقاء کیا خاص فاسقات کے بارے میں تھا؟ مطلق عورتوں کے
قبروں کو جانے سے سوال تھا۔ اس کا یہ جواب ملا۔ اس جواب میں کہیں فاسقا
کی تخصیص ہے؟ غرض یہ عبارت جن سے آپ نے استدلال فرمایا، آپ کی
نقیض مدعا میں نص ہیں۔

۱۱۔ یہاں ایک نکتہ اور ہے جس سے عورتوں کی قسمیں بنانے، ان کی اصلاح
فساد پر نظر کرنے کے کوئی معنی ہی نہیں رہتے۔ اور قطعاً حکم سب کو عام ہو جاتا
ہے۔ اگرچہ کیسی صالحہ پارہ سادہ ہو۔ فتنہ وہی نہیں کہ عورت کے دل سے پیدا ہو۔ وہ
بھی ہے اور سخت تر ہے۔ جس کا فساق سے عورت پر اندیشہ ہو، یہاں عورت
کی اصلاح کیا کام دے گی؟

حضرت زبیر نے اپنی زویہ کو مسجد نبوی میں جانے سے روک دیا

حضرت سیدنا زبیر بن العوام رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی زویہ مقدسہ صالحہ

عابدہ، زامدہ، ثقیف، نقیہ حضرت عائکہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو اسی معنی پر عمل طوع سے
 مشتبہ کر کے حاضری مسجد کریم مدینہ طیبہ سے باز رکھا۔ ان پاک بی بی کو مسجد کریم سے
 عشق تھا۔ پہلے امیر المومنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نکاح میں آئیں۔
 قبل نکاح امیر المومنین سے شرعی فرامی کہ مجھے مسجد سے نہ روکیں۔ اُس زمانہ خیر
 میں محض عورتوں کو ممانعت قطعی جسمی نہ تھی جس کے سبب بیبیوں کو حاضری
 مسجد اور گاہ گاہ زیارت بعض مزارات بھی منقول۔ صحیحین میں ام عظیمہ رضی اللہ
 تعالیٰ عنہا سے ہے۔

لَمْ يَتَنَاعَيْنِ اِتِّتَاعِ الْخَبَرِ
 وَلَمْ يُعْذَرْ مَحَلَّتْنَا۔

ہمیں جنازوں کے پیچھے جانے سے منع
 فرمایا گیا، مگر قطعی ممانعت نہ تھی۔

اسی پر غنیہ کی اس عبارت میں فرمایا کہ یہ اس وقت تھا جب حاضری مسجد
 انہیں جائز تھی۔ اب حرام اور قطعی ممنوع ہے۔ غرض اس وجہ سے امیر المومنین
 نے ان کی شرط قبول فرمالی۔ پھر بھی چاہتے ہی تھے کہ یہ مسجد نہ جائیں۔ یہ کہتے ہیں
 آپ منع فرمادیں میں نہ جاؤں گی۔ امیر المومنین یہ پابندی شرع منع نہ فرماتے۔
 امیر المومنین کے بعد حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نکاح ہوا۔ منع فرماتے
 وہ نہ مانتیں۔ ایک روز انہوں نے یہ تدبیر کی کہ عشاء کے وقت اندھیری رات
 میں کسی دروازے میں چھپ رہے۔ جب یہ آئیں۔ اس دروازے سے آگے
 بڑھی تھیں کہ انہوں نے نکل کر پیچھے سے ان کے سر مبارک پر ہاتھ مارا۔ اور
 چھپ رہے۔ حضرت عائکہؓ نے کہا:

اِنَّ يَلَدِي قَسَاةَ النَّاسِ۔

ترجمہ: ہم اللہ کے لیے ہیں۔ لوگوں میں فساد آگیا۔

یہ فرما کر مکان کو واپس آئیں اور پھر جنازہ ہی نکلا۔ تو حضرت زبیر رضی اللہ
 تعالیٰ عنہ نے انہیں یہ تنبیہ فرمائی کہ عورت کیسی ہی صالح ہو، اسکی طرف سے

اندیشہ نہ بھی فاسق مردوں کی طرف سے اس پر غوف کا کیا علاج ؟

یہ ممانعت رفعِ شر کے لیے ہے

اب یہ سب کو ایک پھانسی پر لٹکانا ہوا یا مقدس پاک دامنوں کی عزت کو شریعوں کے شر سے بچانا ؟ ہمارے آئمہ نے دونوں علتیں ارشاد فرمائیں :
ارشاد ہدایہ : لِمَا فِيهِ مِنْ خَوْفِ الْفِتْنَةِ دُونِ كُشْمَلٍ هِيَ عَوْرَتُ غُوفٍ هِيَ عَوْرَتُ غُوفٍ هِيَ عَوْرَتُ غُوفٍ هِيَ عَوْرَتُ غُوفٍ هِيَ عَوْرَتُ غُوفٍ
غوف ہو یا عورت پر غوف ہو۔ اور آگے علتِ دوم کی تصریح فرمائی کہ :

فجر، مغرب اور عشاء کے اندر بڑھیا کو آنے میں حرج نہیں اور امام ابو یوسف و امام محمد کہتے ہیں کہ بڑھیا تمام نمازوں میں حاضر ہو۔ اس لیے کہ اس کے نکلنے میں فتنہ نہیں کیونکہ اس کی طرف رغبت کم ہوتی ہے۔ امام اعظم کی دلیل یہ ہے کہ زیادتی شہوت یہاں بھی برا نگینہ کرتی ہے تو فتنہ واقع ہو جائے گا۔
ہاں یہ ہے کہ فساق و اوباش، ظہر اور عصر اور جمعہ کے اوقات میں ادھر ادھر پھیلے رہتے ہیں تو ان ہی اوقات میں بڑھیا کے لیے ممانعت ہوئی۔ (مترجم)

لَا بَأْسَ لِلْعَجُوزِ أَنْ تَخْرُجَ فِي الْفَجْرِ وَالْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ - قَالَ لَا يَخْرُجْنَ فِي الصَّلَوَاتِ كُلِّهَا لِأَنَّهُ لَا فِتْنَةَ لِقِلَّةِ الرَّغْبَةِ إِلَيْهَا وَلَهُ أَتَى قَرْنًا الشَّيْخِ حَامِلٌ فَتَقَعَ الْفِتْنَةُ عِنْدَ أَنْ الْفُسَّاقُ انْتَبَاهُوا فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَالْجُمُعَةِ -

غالبہ فساد کے پیش نظر عورت کی جماعت میں شرکت منع ہے

محقق علی الاطلاق نے فتح القدر میں فرمایا :

بِالنَّظَرِ إِلَى التَّغْلِيلِ الذَّكَوْرُ
 مَنِعَتْ غَيْرَ الْمَرْيِيَةِ أَيْضًا بِغَيْبَةِ
 الْفُسَّاقِ وَكَيْلَهُ وَإِنْ كَانَتْ
 النَّصْرُ يَنْبُحُهُ لِذَاتِ الْفُسَّاقِ فِي
 زَمَانٍ أَكْثَرًا تَبْتَازُ مِنْهُ
 نَفْسٌ مِنْهُمْ بِاللَّيْلِ وَنَهْمُ
 الْمُنَاحِدُونَ الْمَنْعَ لِلْعَجَائِزِ
 وَشَوَابِ فِي الصَّلَاةِ كَيْلَهَا
 بِغَلْبَةِ الْفُسَادِ فِي سَائِرِ الْأَوْقَاتِ

دلیل نہ رو کے پیش نظر ایسی عورت
 کو بھی رو کا گیا جو خود بد کا نہیں۔
 کیونکہ بد معاشوں کا غلبہ ہے اور
 رات کو بھی ممانعت ہے اگرچہ
 نص امام سے اس کا جواز ثابت ہوتا
 ہے اس حدیث کے جو سنائے میں
 فاسقوں بدکاروں کی چلت پھرت
 چھڑ چھڑ رات کی زیادہ ہوتی ہے
 اور بعد کے علماء نے تو بوریوں جواؤں
 سب کے لئے تمام نمازوں میں عام
 ممانعت کر دی ہے۔ کیونکہ اب تمام
 اوقات میں فساد و غمراہی کا غلبہ ہے۔
 (مترجم)

اس مضمون کی عبارات جمع کی جائیں تو ایک کتاب ہو بخود اسی عمرہ
 القاری جلد سوم میں اپنی عبارت منقولہ سے سوا صفحہ پہلے دیکھیے۔

فِيهِ (أَيُّ فِي الْحَدِيثِ) أَنَّهُ
 يَنْبَغِي (أَيُّ لِلتَّوَجُّجِ) أَنْ يَأْذَنَ
 لَهَا وَلَا يَمْنَعَهَا مِمَّا فِيهِ مَنَفَعُهَا
 وَذَلِكَ إِذَا الْحَرَجُ خَفِيَ الْفِتْنَةُ إِلَيْهَا
 وَلَا يَهَيَّاهُ وَقَدْ كَانَ هَذَا غَلَبَ
 فِي ذَلِكَ الزَّمَانِ يَخْلَفُ زَمَانَنَا

حدیث میں ہے کہ شوہر کو چاہیے کہ
 عورت کو اجازت دیدے اور اسے
 ایسے کام سے نہ روکے جس میں اس کا
 فائدہ ہے۔ یہ حکم اس حالت میں ہے
 جب کہ عورت سے اور عورت پر فتنے
 کا اندیشہ ہو۔ اور سرکار کے مبارک

هَذَا بَيِّنَاتُ الْفَسَادِ فِيهِ فَاسْرُ
وَالْمُعْسِدُونَ كَثِيرُونَ وَ
حَدِيثُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى
عَنْهَا يَدُلُّ عَلَى هَذَا.

زبانے میں ایسا ہی تھا بخلاف ہمارے
زبانہ کے کہ اس میں بُرائی پھیلی ہوئی ہے
اور مسندین بدعمل زیادہ ہیں حضرت
عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی حدیث بھی
اس کا پتہ دے رہی ہے۔ (مترجم)

زیارت قبور عورتوں کے لیے حرام ہے

اسی کی جلد چہارم کا مطلب واضح کر دیا کہ حکم کیا بیان فرمایا یہ کہ اب
زیارت قبور عورتوں کو مکروہ ہی نہیں بلکہ حرام ہے۔ یہ نہ فرمایا کہ ویسی کو حرام ہے
ایسی کو حلال ہے۔ ویسی کو تو پہلے بھی حرام تھا۔ اس زمانہ کی کیا تخصیص؟
آگے فرمایا "خصوصاً زنان مصر" اور اس کی تعلیل کی کہ ان کا خروج بروج
فتنہ ہے۔ یہ وہی اولویتِ عظیم کی وجہ ہے۔ نہ کہ حکم وقوعِ فتنہ سے خاص اور
فتنہ گر عورتوں سے مخصوص۔ ہاں یہ مسلک شافعیوں کا ہے۔ ابھی امام عینی
سے سُن چکے کہ عَيْنَ الشَّافِعِيِّ يُبَاحُ لَهُنَّ الْخُرُوجُ وَلِهَذَا كَرَمَانِي بِمِثْرِ
عَسْكَلَانِي۔ پھر قسطلانی کہ سب شافعیہ ہیں۔ شروج بخاری میں اس طرف گئے
کرمانی نے قول امام تیمی کہ "فساد بعض زنان کے سبب سب عورتوں کو ممانعت
پر دلیل ہے" نقل کر کے کہا:-

قُلْتُ الَّذِي يُعْوَلُ عَلَيْهِ
مَا قُلْنَا وَلَمْ يَحْدِثِ الْفَسَادُ
فِي الْكَلِّ.

میں نے کہا "مستند وہی ہے جو
ہم نے بیان کیا۔ سب عورتوں میں تو
خرابی نہیں آئی ہے۔" (مترجم)

جلد چہارم میں ابو عمر ابن عبد البر سے دیکھیے:
أَمَّا الشَّوَابُّ فَلَا تُؤْمَنُ رُبَّمَا جَوَانُ عَوْرَتَيْنِ تَوَانِ بِرِوَرٍ

ان سے فتنہ واقع ہو جانے سے
بے غوفی نہیں۔ یہ جہاں بھی نکلیں عورت
کے لیے اپنے گھر کی تہہ اختیار کرنے سے
بہتر اور کوئی چیز نہیں۔ (مترجم)

مِنَ الْفِتْنَةِ عَلَيْهِنَّ وَبِهِنَّ
حَبْثٌ خَرَجْنَ وَلَا شَيْءَ لِبُرَاةٍ
أَحْسَنَ مِنَ الزَّوْمِ فَعَبْرَتُهُنَّ

الْحَمْدُ لِلَّهِ : اب تو وضوح حق میں کچھ کمی نہ رہی۔

شومہ صرف چند مقامات پر جانے کیلئے عورت کو اجازت دے

۱۲۔ ذرا یہ بھی دیکھ لیتے کہ ہمارے علماء کرام نے خروجِ زنان کے چند مواضع کئی
جہن کا بیان ہمارے رسالہ مُرُوجُ النِّجَالِ خُرُوجُ النِّسَاءِ میں ہے اور یہ
فرما دیا ہے کہ ان کے جوا میں اجازت نہیں اور اگر شوہر اذن دے گا تو دروٹوں
گنہگار ہوں گے۔

در مختار میں ہے،

عورت۔ نکلے گھر اپنے لیے یا اپنے اوپر
کسی حق کے یا ہر ہفتہ میں ایک بار
والدین کی ملاقات کے لیے یا سال میں
ایک بار دیگر محارم کی ملاقات کے لیے
اور دایہ یا بھلانے والی ہونے کے
سبب ان کے علاوہ صورتوں میں نہ نکلے
اور اگر شوہر نے اجازت دیدی تو
دو نوں گنہگار ہوں گے۔ (مترجم)

لَا تَخْرُجُ إِلَّا لِحَقِّ لَهَا
أَوْ عَلَيْهَا أَوْ لِرِيَاةٍ أَوْ لَهَا كَلٌّ
جُمُعَةٍ مَرْثَةٍ أَوْ الْمَحَارِمِ كُلِّ
سَنَةٍ وَبِكَوْنِهَا قَابِلَةً أَوْ
غَائِلَةً لَا فَيْعًا عَدَا ذَلِكَ وَ
إِنْ أَذِنَ كَافًا عَاصِيَيْنَ۔

نوازل، امام فقیہ ابوالملیٹ و فتاویٰ خلاصہ و فتح القدیر وغیرہ میں ہے
يَجُوزُ لِلْمَرْءِ أَنْ يَأْذِنَ
شوہر کے لیے جائز ہے کہ عورت

لَهَا بِالْخُرُوجِ إِلَى سَبْعَةِ
مَوَاضِعَ زِيَارَةٍ إِلَّا بَوَيْتَ
وَعِيَادَتَهُمَا وَتَعَزُّيْتُهُمَا
أَوْ أَحَدَهُمَا وَزِيَارَةَ الْحَارِمِ
فَإِنْ كَانَتْ كَابِلَةً أَوْ غَاسِلَةً
أَوْ كَانَ لَهَا عَلَى الْخَرَجِ حَقٌّ
أَوْ كَانَ لِأَخَرٍ عَلَيْهَا حَقٌّ
تَخْرُجُ بِإِذْنٍ وَبِغَيْرِ إِذْنٍ
وَالْعَجَّ عَلَى هَذَا أَوْ فِيمَا عَدَا
ذَلِكَ مِنْ زِيَارَةِ الْأَجَانِبِ
وَعِيَادَتِهِمْ وَالْوَلِيمَةِ لَا يَأْذُنُ
لَهَا لَوْ أَذِنَ وَخَرَجَتْ كَانَا
عَاصِيَيْنِ ط

کو سات مقامات میں نکلنے کی اجازت
دے (۱) ماں۔ باپ دونوں یا کسی ایک
کی ملاقات (۲) ان کی عیادت (۳) ان
کی تعزیت دے، محارم کی ملاقات
(۵) اگر دایہ ہو (۶) یا مردہ کو نہلانے
والی ہو (۷) یا اس کا کسی دوسرے
پر حق ہو تو ان آخری تین صورتوں میں
اجازت لے کر اور بلا اجازت بھی نکلے
گی۔ حج بھی اسی حکم میں ہے۔ ان
صورتوں کے علاوہ اجنبیوں کی ملاقات
ان کی عیادت اور دعوت و ولیمہ
کے لئے شوہر اجازت نہ دے۔
اگر اجازت دی اور عورت گئی تو مرد و
عورت دونوں گنہگار ہو گئے (مترجم)

یہ عبارت اور یہ سات مقامات یاد رکھنے کے ہیں مردوں نے عورتوں کو آنے
جانے کے معاملے میں جتنی چھوٹ دے رکھی ہے اسکا شریعت میں کہیں پتہ نہیں۔
انہیں اپنی ماتحت عورتوں کے بارے میں اتنی خوش فہمی رہتی ہے کہ جہاں کسی
عورت نے کسی عرس، کسی اجتماع، کسی شادی، کسی جلسے میں شرکت، کسی محرم
قرابت دار یا کسی دوست کے یہاں حاضری کی خواہش ظاہر کی، انہوں نے
اجازت دی۔ یا اتنے سے نہیں تو عند و اصرار کے بعد تو ضرور تابع فرمان ہو گئے۔

(باقی اگلے صفحہ پر)

ملاحظہ ہو ان میں کہیں زیارتِ قبور کا بھی استثناء کیا؟ کیا یہ استثناء

کسی معتمد کتاب میں مل سکتا ہے؟

میں کہتا ہوں اور توفیق اللہ ہی کی طرف سے ہے۔ ہے اور اسی کے مدد سے تحقیق کے بلندیوں تک رسائی ہے۔ (مرہم)

۱۳۔ اَقُولُ وَبِاللّٰهِ التَّوْفِیْقُ
بِهِ الْوُصُولُ اِلَى دُرَى التَّحْقِیْقِ

محض زیارتِ قبور اور زیارتِ قبور کیلئے عورتوں کے نکلنے میں فرق

ان تمام شواہد حلیہ سے جو اللہ تعالیٰ ایک حلیل و دقیق توفیقِ اشیق

سلسلہ صفحہ گذشتہ لوگ رہوں اور غرضوں کے گھروں میں عورتوں کی بے پردگی، ناخوشیوں سے نکلیں ملا کر گفتگو، یا کم از کم اجنبیوں وہ بھی فاسقوں، فاجروں بلکہ کافروں، شاطروں، خدا ناسلوں کی تخریب نے کا تھا شاخود دیکھتے ہیں اور دوسروں کی عورتوں کیلئے سے محنت ناپسند بھی کرتے ہیں اور واقعی محبتِ اسلامی کو تقاضا بھی یہی ہونا چاہیئے۔ مگر خود بھی تو اجازت دیتے وقت انجام پر غور کر لینا چاہیئے۔

یہ اور بات ہے کہ سولائے کریم کی طرف سے حفاظت ہو جائے اور اصل فتنے کا وقوع نہ ہو۔ مگر بتائیے؟ کیا شریعت نے عورت کو ناخوشیوں، اجنبیوں کے سامنے اس بے پردگی کی کہیں اجازت دی ہے؟ صحابہ و تابعین تو اپنی پارسا، نمازی ہمتی عورتوں کے لئے وہ پابندیاں رکھیں اور اب یہ آزادیاں دی جاویں۔ دونوں حالتوں اور نظریوں میں کتنا فرق ہے؟ اب تو پہلے سے زیادہ پابندی کی ضرورت ہے۔ اللہ ہدایت دے اور شریعتِ مطہرہ پر عمل کی توفیق سے نماز سے آمین۔ ۱۳۔ م

۱۴۔ یہی وہ تطبیق ہے جس کا اشارہ رش کے حاشیہ میں گزرا۔ حاصل یہ ہے کہ علماء و کرام کی عبادتوں میں کوئی اختلاف نہیں۔ کیونکہ جائز کہنے والے عام علماء نے یہ لکھا (باقی آئے)

ظاہر ہوئی۔ عامۂ مجتہدین "نفس زیارتِ قبر" لکھتے ہیں کہ اس کی اجازت عورتوں کو بھی ہوئی۔ زیارتِ قبور کے لئے "خروجِ نساء" نہیں کہتے۔ عام کتب میں اسی قدس ہے اور مانعین زیارتِ قبر کے لئے عورتوں کو جانے کو منع فرماتے ہیں۔ ولکن خروج الی المسجد کی مانعت سے سند لاتے ہیں۔ اور ان کے خروج میں خوفِ فتنہ سے استدلال فرماتے ہیں۔ تمام نصوص کہ ہم نے ذکر کیئے اسی طرت جاتے ہیں۔ تو اگر قبر گھر میں ہو یا عورت مثلاً حج یا کسی سفر جائز کو گئی۔ راہ میں کوئی قبر ملی اس کی زیارت کر لی۔ بشرطیکہ جزع و فزع و تجدیدِ حزن و بکا و توبہ و افراط و تفریط ادب و غیرہ مستکرات شرعیہ سے خالی ہو۔

س (بلسلہ صفحہ گزشتہ) ہے کہ عورت کے لئے زیارتِ قبر جائز ہے اور ناجائز کہنے والوں نے یہ فرمایا ہے کہ زیارتِ قبر کے لئے عورتوں کا "جانا" منع ہے۔ جو جائز کہنے والے ہیں وہ زیارتِ قبر کو جائز کہتے ہیں۔ اس مقصد سے جانے اور باہر نکلنے کو نہیں اور جو ناجائز کہتے ہیں وہ زیارت کے لئے "جانے اور باہر نکلنے کو" ناجائز کہتے ہیں۔ خاص "زیارتِ قبر" کو نہیں۔

تو اگر ایسی صورت ہو کہ اس مقصد سے نکلنا نہ پایا جائے اور زیارتِ قبر کر لیں تو منع کر نیوالے بھی اسے جائز رکھیں گے مثلاً (۱) قبر گھر میں ہے (۲) عورت سفر حج میں (۳) یا کسی جائز سفر کو جا رہی ہے۔ راہ میں قبر ہے۔ اس نے زیارت کر لی تو اس قدر جائز ہی ہوگا بشرطیکہ ایسا کوئی امر نہ پایا جائے جو شرعاً جائز نہیں مثلاً رونا دھونا، بے صبری، گھبراہٹ، پریشانی ظاہر کرنا، قبر کے بے ادبی یا حدِ شرع سے زیادہ تعظیم کرنا وغیرہ۔ لیکن چونکہ یہ ساری رعایتیں عموماً عورتوں سے نہیں ہو پاتیں۔ اس لئے فاضل بریلوی آگے فرماتے ہیں کہ زیادہ خیریت اسی میں ہے کہ انہیں اس سے بھی روکا جائے (عام اجازت نہ دیا جائے) اور ایک مستحب کی طرح میں بہت سے منوعات کا خطرہ مول دیا جائے۔ - ۱۲ م۔

کشف بزوری میں جن روایات سے صحت و خصلت پر استناد فرمایا ان کا خلاصہ
اسی قلم ہے۔

<p>انہوں نے یوں فرمایا اور صحیح یہ ہے کہ رخصت مرد و عورت دونوں کے لیے ثابت ہے۔ کیونکہ مروی ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قبر رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت تو ہر وقت کرتیں اور جب سفر جمعہ کو نکلتیں تو وہاں سے اپنے بھائی محمد الرحمن کے قبر کی زیارت کرتیں۔ (مترجم)</p>	<p>خَيْثُ قَالَ وَالْأَصَحُّ أَنَّ الرُّخْصَةَ ثَابِتَةٌ لِلرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ جَمِيعًا فَقَدْ رَوَى أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا كَانَتْ تَزُورُ قَبْرَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي كُلِّ وَقْتٍ وَأَنَّهَا لَمَّا خَرَجَتْ حَاجَةً زَارَتْ قَبْرَ أَخِيهَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ.</p>
---	---

عورتوں کا زیارت قبور کیلئے جانا مکروہ تحریمی ہے

بحر الرائق و عانگیری و جامع الرموز و مختار الفتاویٰ و کشف الغطاء و
سراجہ و در مختار و فتح المنان کی عبارتیں جن سے تصحیح المسائل میں استناد
کیا۔ ہمارے خلاف نہیں۔ بل مائتہ مسائل پر رد ہیں۔ میں میں مطلق کہا تھا
زنان کا زیارت قبور بقول اصح مکروہ تحریمی است۔ لاجرم وہی
رد و مختار میں تھا۔

<p>عورتوں کے لیے زیارت قبور میں حرج نہیں۔ (مترجم)</p>	<p>لَا بَأْسَ بِزِيَارَةِ الْقُبُورِ لِلنِّسَاءِ.</p>
---	---

اسی میں ہے :

وَيْكُنْ لَكُمْ خُرُوجُهُنَّ تَحْرِيمًا ۖ عورتوں کا نکلنا مکروہ تحریمی ہے۔ (مترجم)

جنازے میں شرکت کی ممانعت

وہی بحر الرائق جس میں تھا : الْأَصَحُّ أَنَّ الرُّخْصَةَ ثَابِتَةٌ لَّهُمَا : اسی میں ہے :

لَا يَنْبَغِي لِلنِّسَاءِ أَنْ يَخْرُجْنَ فِي الْجَنَازَةِ لِأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَا هُنَّ عَنْ ذَلِكَ وَقَالَ انْصَرَفْنَ مَا ذُورَاتٍ غَيْرَ مَا جُورَاتٍ ۖ

عورتوں کو جنازے میں "نکلنا" نہ چاہیے کیونکہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں اس سے منع کیا ہے اور فرمایا ہے کہ وہ گنہگار بنے ثواب پلٹی ہیں۔ (مترجم)

اتباع جنازہ کہ فرض کفایہ ہے۔ جب اس کے لئے ان کا حضورِ جانا جائز ہو تو زیارتِ قبور کہ صرف مستحب ہے اس کیلئے کیسے جائز ہو سکتا ہے۔ پھر نفسِ زیارتِ قبر جس کے لئے عورت کا خروج نہ ہو اس کا جواز بھی عند التحقیق فی نفسہ ہے کہ جن شروطِ مذکورہ سے مشروط ان کا اجتماع نظرِ عبادتِ زنانِ نادر ہے۔ اور نادر پر حکم نہیں ہوتا تو سبیلِ اہلِ اسلام اس سے بھی روکنا ہے۔

۱۔ صحیح ترین یہ ہے کہ رخصتِ زیارتِ مرد و عورت دونوں کیلئے ثابت ہے۔

زیارت قبر سے منع کرنے اور نہ منع کرنے میں تطبیق اور اس پر اعلیٰ حضرت کا حاشیہ

روالمختار ومنتخبہ الخالق میں ہے :

إِنَّ كَانَ ذِيكَ لِتَجِدَ يَدَ
الْحُزْنِ وَالْمَقَامِ وَالْمَذْهَبِ عَلَى
مَا جَرَتْ بِهِ عَادَةُ تَهْتَفُ فَلَا
يَجُوزُ وَعَلَيْهِ حَمْلُ حَدِيثِ
لَعَنَ اللَّهُ زَيَارَاتِ الْقُبُورِ
إِنْ كَانَ لِلْإِعْتِبَارِ وَالْتَرْجُحِ
مِنْ غَيْرِ بُكَاءٍ وَالتَّبَرُّكِ بِزِيَارَةِ
قُبُورِ الصَّالِحِينَ فَلَا بَأْسَ إِذَا كُنْتَ
عَجَائِزُ وَيُكْرَهُ إِذَا كُنْتَ
شَوَابَ كَحُضُورِ الْجَمَاعَةِ فِي
الْمَسْجِدِ إِذَا دَفِنِي رَدُّ الْمُحْتَارِ
هُوَ تَوْفِيقٌ حَسَنٌ وَهُوَ
وَكُتِبَتْ عَلَيْهِ أَقُولُ قَدْ عَلِمْتُ
أَنَّ الْفَتْوَى عَلَى الْمَنَعِ مُطْلَقًا
وَلَوْ عَجُوزًا وَلَوْ لَيْلًا فَلَا إِلَهَ
فِي زِيَارَةِ الْقُبُورِ بَلْ أَوَّلُ

اگر یہ غم تازہ کرنے، رونے اور بین
کرتے کے لیے ہو، جیسا کہ عورتوں کی
عادت ہے تو ناجائز ہے۔ اسی پر محمول
ہوگی۔ یہ حدیث کہ اللہ نے زیارت قبر
کرنے والیوں پر لعنت کی؟ اور اگر
عبرت حاصل کرنے، روئے بغیر رحم کھانے
اور قبور صالحین سے برکت حاصل کرنے
کے لیے ہو تو جماعت مسجد میں حاضری
کی طرح بڑھیوں کے لیے حرج نہیں۔
اور جو انور کے لیے مکروہ ہے، المختار
میں اضافہ کیا کہ یہ عمدہ تطبیق ہے۔
اس پر میں نے (امام احمد رضا نے) حاشیہ
لکھا۔ میں کہتا ہوں یہ معلوم ہو چکا ہے
کہ فتویٰ اس پر ہے کہ جماعت مسجد کی
حاضری عورتوں کے لیے مطلقاً منع ہے
اگرچہ عورت بوڑھی ہو۔ اگرچہ رات کو

نکلے تو یوں ہی زیارت قبول نہ کھنکھیں
 سبھی عورتوں کے لئے ممانعت ہوگی
 بلکہ یہاں بدرجہ اولیٰ ہوگی۔ (مترجم)

۱۴۔ آپ نے ایک صورت شیخ فانی مرتعش سے پردے کے اندر توجہ لینے کی ذکر کی ہے۔ اس میں کیا حرج ہے۔ جب کہ خارج سے کوئی فتنہ نہ ہو نہ اسے یہاں سے علاقہ۔

اللہ کی طرف بُلانے والا صرف مرد ہی ہو سکتا ہے

(۱۵) مگر وہ جو عورت کا خلیفہ ہونا لکھا، صحیح نہیں۔ ائمہ باطن کا اجماع ہے کہ عورت داعی الی اللہ نہیں ہو سکتی۔ ہاں تدابیر ارشاد کردہ مرشد بتانے میں سفیر محض ہو تو حرج نہیں۔

امام شعرانی میزان الشریعۃ الکبریٰ میں فرماتے ہیں :

قَدْ أَجْمَعَ أَهْلُ الْكُتُبِ عَلَىٰ
 اشْتِرَاطِ الذَّكُورَةِ فِي كُلِّ دَاعٍ
 إِلَى اللَّهِ وَلَمْ يُبْلَغْنَا أَنَّ أَحَدًا مِنْ
 النِّسَاءِ السَّلَفِ الصَّالِحِ تَصَدَّرَتْ
 اہل باطن کا اس بات پر اجماع و اتفاق ہے کہ ہر داعی الی اللہ کے لئے مرد ہونا شرط ہے۔ اور ہمیں ایسی کوئی روایت نہیں ملی کہ سلف صالحین کی مستورات

۱۔ شیخ فانی۔ ننا کے قریب پہنچا ہوا بوڑھا مرتعش جس کو رعشہ اور برابر پکپی کا مرض ہو
 ۲۔ داعی الی اللہ۔ اللہ کی طرف دعوت دینے والی۔ ظاہر ہے کہ اہل باطن اپنی اصطلاح میں داعی الی اللہ اس کو نہیں کہتے جس نے کسی کو نماز و روزہ یا ایمان و اسلام کی تلقین کر دی۔ یہ تو ہماری اصطلاح میں داعی و مبلغ کہا جائے گا۔ مگر اہل باطن داعی الی اللہ اسے کہیں گے جو اپنی ہدایت و ارشاد، تربیت و تعلیم اور تزکیہ باطن کے ذریعہ خدا تک (باقی اگلے صفحہ پر)

لِتَرْبِيَةِ الْمَرْيَدِينَ أَبَدًا النَّقْصِ
لِلنِّسَاءِ فِي الدَّرَجَةِ وَإِنْ وَرَدَ
الْكَمَالُ فِي بَعْضِهِنَّ كَمَرْيَمَ بِنْتِ
عِمْرَانَ وَآسِيَةَ امْرَأَةِ فِرْعَوْنَ
قَدْ آتَاكِ كَمَالٌ بِالنِّسْبَةِ لِلتَّقْوَى
وَالِدَيْنِ آدِيَا النَّسْبَةِ لِلْحُكْمِ
بَيْنَ النَّاسِ وَتَسْلِيكِكُمْ فِي
مَقَامَاتِ الْوَلَايَةِ رَعَايَةِ أُمِّ
الْمُرَاةِ أَنْ تَكُونَ عَابِدَةً زَاهِدَةً
كَرَابِعَةُ الْعَدْوِيَّةِ رَضِيَ اللَّهُ
تَعَالَى عَنْهَا۔

مستورات میں سے کوئی خاتون مریدوں
کی تربیت کے لئے کبھی مدرسین ہوئی
ہوں۔ کیونکہ عورتیں درجہ میں ناقص ہیں
اور بعض خواتین مثلاً حضرت مریم بنت
عمران اور آسیہ زوجہ فرعون رضی اللہ
تعالیٰ عنہما کے بارے میں جو کامل ہونے
کا ذکر آیا ہے تو یہ کامل ہونا تقویٰ
اور دینداری کے لحاظ سے ہے۔ یگوں
کے درمیان حاکم ہونے اور انہیں مقامات
ولایت طے کرانے کے لحاظ سے نہیں
ہے۔ عورت کی غایت شان پس یہ ہے
کہ عابدہ زاہدہ ہو۔ جیسے رابعہ عذویہ
رضی اللہ تعالیٰ عنہا۔ (مترجم)

وَاللَّهُ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَى أَعْلَمُ
وَعِلْمُهُ جَلَّ مَجْدُهُ أَتَحَرُّ وَأَحْكُمُ

بہ اسلہ منقذ گذشتہ) خدا ایک پسننے کی دعوت دینے والا اور خدا ایک پہنچانہ والا
ہو۔ جیسا کہ امام عبدالوہاب شمرانی علیہ الرحمۃ کی عبارت سے ظاہر ہے۔ یقیناً ان کے
نزدیک یہ عورت کا منصب نہیں۔ ہاں عورت کا منصب اتنا ضرور ہے کہ اپنی اولاد
محارم، شوہر یا صرف عورتوں کو نیک باتوں کا حکم کرے۔ برائیوں سے روکے،
البتہ نامحرموں اور عام مجبوعوں سے خطاب کرنا اس کی حدود سے باہر ہے۔ ۱۲۔ (م)

درد شریف کے فضائل و مناقب پر ایک مُدلل کتاب

آبِ کوثر

مفتی محمد امین صاحب مدظلہ العالی

قیمت ۳۰ روپے

روزمرہ کے دینی مسائل پر ایک جامع کتاب



اسلامی آدابِ اخلاق

مصنف

حضرت صد الشریعہ علامہ مولانا امجد علی قادری

زیر طبع

ناشر

ضیاء الدین پبلیکیشنز

کھارادر کراچی فون: ۳۹۵۰ ۲۳